شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

بار دوم بعد تصحیح مع ضمیمہ بلی شل و بی مدیل موسوم بہ

Check
1987

ہدایت السبیل

۹۰

مشتمل بر جوابات اعتراضات کہ بعض لا مذہبین کتا بنمودہ اند

CHECKED 1995

در مطبع نظامی کانپور مطبوع گردید

شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

بار دوم بعد تصحیح مع ضمیمہ بشکل عربی عدیل موسوم بہ

Checked
1987

ہدایت السبیل

9

مشتمل بر جوابات اعتراضات کہ بعض لامذہبین کتاب نمودہ اند

CHECKED 1995

در مطبع نظامی کانپور مطبوع گردید

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بعون الله المعین این گنجینۂ معرفت و خزینۂ طریقت اسمی

القول الجمیل

مع شرح مسمیٰ

شفاء العلیل

بار دوم باہتمام عاجز محمد عبدالرحمٰن تربیت یافتہ برادر معظم محمد [illegible]

در مطبع نامی واقع [illegible] مطبوع

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الاولين والاخرين وعلى اله وصحبه واوليآء امته اجمعين ط

اما بعد عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ برگزیدہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانہ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقا بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرلین ہرچند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی ذاکرین حق اور اولیاے طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بموجب اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے او آسمان تک چھا لیتے ہین

سبب حق تعالیٰ فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے
کہ اون مین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو اون بیٹھ گیا
تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مینے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھنے والا
شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلۂ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ
حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالیٰ **نظم**
سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن ؛ فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا ؛ یہ امید رکھتا ہون لطفِ ازل سے
کہ اس دل مین پرتو پڑے صادقون کا ؛ اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا
اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مُترجِم کے افلاس باطن پر رحم کرے
اور توجہ فرماوے یا بعد موت مُترجِم کے دعاے مغفرت کرے **مصرع**
وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيبٌ ؛ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی **فصل**
پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین **فصل تیسری**
سالکین کی تربیت کی ترتیب مین **فصل چوتھی** مشایخ قادریہ کے اشغال مین **فصل**
پانچوین مشایخ چشتیہ کے اشغال مین **فصل چھٹی** مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین
فصل ساتوین مآل کار اشغال یعنی تحصیل نسبت مین **فصل آٹھوان** عزائم
اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین**
وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت
کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے
تراجم الفاظ مین تقدیم و تاخیر واقع ہوا سواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہی
سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اون کے خلف الرشید
علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر
فوائد کے واسطے اونکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کردیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو

مولانا شاہ عبدالعزیز مراد ہونگے اور اسکا شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل تمام ہو گا حق تعالی اسکو اپنے عزیز کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سائر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ پہنچے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متھیئۃ لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلون کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا و بعث الانبیاء المصطفین الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابھا بالطاعات والاذکار اور بھیجا انبیای برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بناکر کہ معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہین بتاوین عبادات اور اذکار سے ثم جعل لھم ورثۃ یقومون بعلمھم ورشدھم من العلماء الراسخین الابرار پھر حق تعالی نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علماے مضبوط نیک کار جو اون کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرنا بعد قرن قائم رکھین ولا تزال منھم طائفۃ قائمین علی الحق لا یضرھم من خذلھم من الاشرار اور ہمیشہ تا قیامت اونہین سے چند لوگ حق پر قائم رہین گے اونکو ضرر نہ پہونچا سکینگے جو شریر اون کے معاند اور منکر ہونگے وجعلھم سرجا یھتدی الناس بھا فی ظلمات الطبیعۃ الی قرب الجبار اور حق تعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت و بشریت کی تاریکیون مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کیطرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید فقد رشد ولہ النعیم المقیم والجنات والانھار سو جسکا کہ دل بیدار ہو یا اوسنے کلام حق کو سنا دھیان کر کے سو وہ تو راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور نہارین ہین ومن اعرض وتولی فقد غوی وھوی ولہ الجحیم والحمیم وما لہ من انصار اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اوسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہی اور کوئی اوسکا مددگار نہین نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ

ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل
لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
ونشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا صلی اللہ
علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما ہم ستایش کرتے ہین اللہ کی اور
اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین
اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی
گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے
ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے جو اکیلا ہی اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی اوسکے بندے اور رسول ہین
جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالی اونپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے
اور اون کے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اما بعد فیقول العبد
الضعیف الفقیر الی رحمۃ اللہ الکریم ولی اللہ بن الشیخ عبد الرحیم
تغمدھما اللہ بفضلہ الجسیم وجعل مآلھما الی النعیم المقیم ھذہ فصول
مشتملۃ علی اصول الطریقۃ وما یتصل بھا مما استفدناہ من مشائخنا
النقشبندیۃ والجیلانیۃ والجشتیۃ رضی اللہ تعالی عنھم وسمیتھا بالقول
الجمیل فی بیان سواء السبیل حسبی اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہی بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا
شیخ عبد الرحیم کا اون دونون کو اللہ ڈھاپ لے اپنے فضل بڑے سے اور اون دونون کا
ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہراوے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات
درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہی یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے
اپنے نقشبندی قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہی راضی ہو اللہ تعالی اون سے اور

ان فصلونکا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مینے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہی اور بہتر کارساز ہی
اور نہین بچاو گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہی بڑائی والا

فصل پہلی

اِس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہی اگرچہ زمانۂ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے
واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا
یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا
حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین
اللہ کا ہاتھ اون کے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی
اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا وَاشْتَہَرَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ
وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ
الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی
الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ
اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت
کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ
حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکۂ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت
نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت
صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے
نوحہ نکرنے پر وَ سَنَدُ ابْنِ مَاجَۃَ اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا
النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو اونمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَانِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ اور جسمین کچھ شک اور شبہہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین بقی أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اوسکی زمین مین اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالیٰ نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا ف علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلَى قَبُولِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي تَعَادُّهُ الصُّوفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهٰذَا صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدٌ عَلَى أَنَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ
بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم ویقولوا بالحق
حیث کانوا فکان احدھم یجاھر الامراء والملوک بالرد والانکار وانہ صلی اللہ
علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحۃ الی غیر ذلک
وکل ذلک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر تو ہمکو چاہیے
کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم مین سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی
قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے
کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور یہ حدیث
صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہی اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ
پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت
نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت کر کی ملامت سے
اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اون مین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر
بلاخوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے
بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین اسکے سوائے بہت امور مین بیعت ثابت
ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین ف تو صاف
ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فالحق ان البیعۃ علی اقسام منھا
بیعۃ الخلافۃ ومنھا بیعۃ الاسلام ومنھا بیعۃ التمسک بحبل التقوی ومنھا
بیعۃ الھجرۃ والجھاد ومنھا بیعۃ التوثق فی الجھاد تو حق یہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی بعضی
بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی
اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد مین مضبوط ہونے کی وکانت بیعۃ الاسلام

متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن الراشدین منھم فلان دخول الناس فی الاسلام فی ایامھم کان غالبا بالقھر و السیف لا بالتالیف و اظھار البرھان ولا طوعا و رغبۃ و اما فی غیرھم فلانھم کانوا فی الاکثر ظلمۃ فسقۃ لا یھتمون باقامۃ السنن اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے مین متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین اون کے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ خلفاے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نکرتے تھے وکذلک بیعۃ التمسک بحبل التقوی کانت متروکۃ اما فی زمان الخلفاء الراشدین فلکثرۃ الصحابۃ الذین استناروا بصحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتادبوا فی حضرتہ فکانوا لا یحتاجون الی بیعۃ الخلفاء واما فی زمن غیرھم فخوفا من افتراق الکلمۃ وان یظن بھم مبایعۃ الخلافۃ فتھیج الفتن وکانت الصوفیۃ یومئذ یقیمون الخرقۃ مقام البیعۃ ثم لما اندرس ھذا الرسم فی الخلفاء انتھز الصوفیۃ الفرصۃ وتمسکوا بسنۃ البیعۃ واللہ اعلم اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانۂ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئے تھے آپ کی حضور مین تو اونکو کچھ حاجت نتھی خلفا کی بیعت کی تصفیۂ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اوٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام

بیعت کیا کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جانکر سنت بیعت پر چنگل مارا و اللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنیوالے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملے گا اور اون لوگون کا بھی اوسکو اجر ملیگا جو اس سنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہی
ولعلک تقول اخبرنی عن البیعۃ ما ھی واجبۃ ام سنۃ ثم ما الحکمۃ فی شرعھا ثم ما شرط من یاخذ البیعۃ ثم ما شرط المبایع ثم ما وفاء المبایع وما نکثہ ثم ھل یجوز تکرار البیعۃ من عالم واحد او علماء کثیرین ثم ما اللفظ المأثور عند البیعۃ اور شاید کہ ای مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والی کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فاقول اما المسئلۃ الاولیٰ فاعلم ان البیعۃ سنۃ ولیست بواجبۃ لان الناس بایعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقربوا بھا الی اللہ تعالیٰ ولم یدل دلیل علی تاثیم تارکھا ولم ینکر احد من الائمۃ علی تارکھا کان کالاجماع علی انھا لیست بواجبۃ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلا پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی

مضمون پہلے سوال کا جواب

(حاشیہ) مضمون بیعت کا [illegible]

دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار
نکیا تو یہ عدم انکار گو اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب
ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ
حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو **وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الثَّانِیَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَجْرٰی سُنَّتَهٗ اَنْ یَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّةَ الْمُضْمَرَةَ
فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّیَنْصِبَهَا مَقَامَهَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَکَمَا اَنَّ رِضَی الْمُتَعَاقِدَیْنِ
بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُضْمَرَةٌ فَاُقِیْمَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ**
اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین
پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال ور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام
ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کے امر مخفی ہی تو اقرار
ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی
قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضا سے
مخفی کے کر دیا **فَکَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِیْمَةُ عَلٰی تَرْكِ الْمَعَاصِیْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ
التَّقْوٰی خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَتِ الْبَیْعَةُ مَقَامَهَا** سواسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام
کر دیا **وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ یَّاْخُذُ الْبَیْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْکِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِیْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰی بَلْ یَکْفِیْ مِنْ عِلْمِ الْکِتَابِ اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ ضَبَطَ
تَفْسِیْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَیْنِ اَوْ غَیْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰی عَالِمٍ وَّعَرَفَ مَعَانِیَهٗ
وَتَفْسِیْرَ الْغَرِیْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا یَتَّصِلُ بِذٰلِكَ**
اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین

شرط اول علم حدیث وقرآن

شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمۂ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اوسکے قریب ہی اوسکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ یَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاْوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت کر چکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنابر راے فقہاے دین کے معلوم کر چکا ہو **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ اَلَا تَرٰى اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قراءت کی یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ صحیح جاننے حدیث کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سواتنی بات تو کتب معتمدۂ حدیث مین تفحص روات پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہی جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پونہچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریبہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوون کے یاد رکھنے کا مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجہ ہین اونکا حفظ مشروط ہی وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرْضَ مِنَ الْبَیْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُهٗ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّکِیْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاکْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ عَالِمًا کَیْفَ یُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط اسکے واسطے شرط کیا ہی کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہی مشروعات کا اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤن کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع امور مذکور مین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے نہوگا اوس سے یہ کیونکر متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہوگیا ہی فقرائے جہّال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا

کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حال آنکہ
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور
کیمیای سعادت اور فتوح الغیب و غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی مین صاف
مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدونکا
نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اون کے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا
فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَةُ الْمَشَایِخِ عَلٰی اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ
وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشائخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَھْرًا طَوِیْلًا وَّتَاَدَّبَ عَلَیْھِمْ وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِہٖ فَعَسٰی اَنْ یَّکْفِیَهٗ ذٰلِكَ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کچھ نہین یعنی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو
اور اون سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو
کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے در صورت
عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِی الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ
غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی
کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑا نہ جاتا ہو ف مولانا عبدالعزیز رح نے
حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفای
باطن کے اور انسان مجبول ہی اپنے بنی نوع کے اقتدائے افعال پر اور صفاے باطن مین فقط
قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون
پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہو وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَّکُوْنَ زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا

راغبا فی الآخرۃ مواظبا علی الطاعات المؤکدۃ والاذکار المأثورۃ المذکورۃ
فی صحاح الاحادیث مواظبا علی تعلق القلب باللہ سبحانہ وکان یادداشت لہ
ملکۃ ثابتۃ اور تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہی کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا
راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا
اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہی یادداشت کی
حقیقت آگے مذکور ہوگی والشرط الرابع ان یکون آمرا بالمعروف ناھیا عن المنکر
مستبدا برأیہ لا امعۃ لیس لہ رأی ولا امر ذا مروۃ وعقل تام لیعتمد
علیہ فی کل ما یأمر بہ وینھی عنہ قال اللہ تعالی ممن ترضون من الشہداء
فما ظنک لصاحب البیعۃ اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا
اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی راے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جسکو نہ راے
ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تا کہ اوسپر اعتماد لیا جاوے اوسکے بتانے اور
روکنے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا
گمان ہی صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
مرشد مین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ امر
بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور
شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت
قرآنی کا یہ ہی کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور
چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ
تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے
ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا والشرط الخامس ان
یکون صحب المشایخ وتادب بھم دھرا طویلا واخذ منھم النور الباطن

وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَأَى الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اون سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور اون سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جب تک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنای جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اون کے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ بیزا حیوانات مین پیدایشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمْرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کی اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہی اور دھوکا نہ کھائیو اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا منظور ہو **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کمال

ترہّب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نکھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانونکو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الرَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُبَایِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیٌّ لِّیُبَایِعَہٗ فَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَلَمْ یُبَایِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہی یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہی کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا مذکور ہی وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یُّجَوِّزُ بَیْعَۃَ الصِّغَارِ تَبَرُّکًا وَّتَفَؤُّلًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بعضے مشایخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کی ہی کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْخَامِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَۃَ الْمُتَوَارِثَۃَ بَیْنَ الصُّوْفِیَّۃِ عَلٰی وُجُوْہٍ اَحَدُھَا بَیْعَۃُ التَّوْبَۃِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالثَّانِیْ بَیْعَۃُ التَّبَرُّکِ فِیْ سِلْسِلَۃِ الصَّالِحِیْنَ بِمَنْزِلَۃِ سِلْسِلَۃِ اِسْنَادِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَۃً وَّالثَّالِثُ بَیْعَۃُ تَاکُّدِ الْعَزِیْمَۃِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَتَرْکِ مَا نُھِیَ عَنْہُ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا وَّتَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْمُرَامُ

مطابقۃ العمل فی العمر عند ابن عمر ... یومئذ

بیعت ... المعہود ... صرف

اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرق پر ہی
پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے
سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ
بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر آلہی اور ترک مناہی کے ظاہر
اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الاَوَّلاَنِ
فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ
بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِي
مَا ذُكِرَ نا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے
اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کے
اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اوسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار
علی الصغائر اور طاعات پر مستعد ہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هٰذِهِ
الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهِدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرُ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا
وَّجِبِلَّةً فَبَعْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ
مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ
اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ
اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور
جبلی ہوجاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اوسکو اجازت دیجاتی ہی اوسمین جسکو
شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت
کیطرف حاجت ہوجاتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلال اندازی
سے قبل از نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ

وَاِنْ کَانَ بِظُھُوْرِ خَلَلٍ فِیْ مَنْ بَایَعَہٗ فَلَا بَاْسَ وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَتِہٖ الْمُنْقَطِعَۃِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّہٗ یُشْبِہُ التَّلَاعُبَ وَیَذْھَبُ بِالْبَرَکَۃِ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَھُّدِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کے جواب مین معلوم کرکر تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن وہ پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے بیعت کرچکا ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہو کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہو اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہو واللہ اعلم یعنی اوسکو ہر حال اور ہر دم خیال سمجھکر اوسپر التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَّخْطُبَ الشَّیْخُ الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہو کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہو یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہو سب تعریف اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سواے اللہ کے اور اسکی کہ محمد بندہ ہو اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوسکی آل پر

اور اوسکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُہُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ یَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَآئِہٖ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہ کہ مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہو گی اوسکی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہی ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَآئِہٖ عَلٰی اَنْ لَّآ اُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَآ اَزْنِیَ وَلَآ اَقْتُلَ وَلَآ اٰتِیَ بِبُھْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَآ اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاے حضرت کے

اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنے دونون ہاتھون اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کی نکرونگا کسی امر مشروع مین ف اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہے قال اللہ تعالی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اوسکی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے اونھون نے بیعت کی ہے اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اون کے ہاتھون پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا اوسکی بات ہے کہ اوسنے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ مجھے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر ایک عالم نے اونسے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان کو ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہے اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہوسکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہے پس متعین ہوگیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے

ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثم
یدعو لنفسہ وللتلمیذ وللحاضرین فیقول بارک اللہ لنا ولکم ونفعنا
وایاکم پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے
سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہمکو اور تمکو
ولا باس ان یلقنہ فیقول قل اخترت الطریقۃ النقشبندیۃ او القادریۃ
او الچشتیۃ المنسوبۃ الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم خواجہ نقشبند او الشیخ
محی الدین عبد القادر الجیلانی او الشیخ معین الدین السجزی اللہم ارزقنا
فتوحہا واحشرنا فی زمرۃ اولیائہا برحمتک یا ارحم الراحمین اور اسمین کچھ
مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو
منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب
شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ
معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کی عنایت کر اور
ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین
سمعت سیدی الوالد یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا اصافح
عند البیعۃ علی ہذہ الصفۃ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مینے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مینے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح
جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر
مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلاوے پھر بیعت لینے والا او سپر اپنا داہنا ہاتھ
رکھتا ہو اسیطرح عمرو بن العاص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اتابیعۃ النساء

فَبِاَنْ یَّاْخُذَ الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَّالَّتِیْ تُبَایِعُ طَرَفَہُ الْاٰخَرَ وَاللہُ اَعْلَمُ اور عورتوں کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِیَۃِ السَّالِکِیْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَۃٌ فَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْہِ الْعَقِیْدَۃُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِیْ سُلُوْکِ طَرِیْقِ اللہِ فَمُرْہُ اَوَّلًا بِتَصْحِیْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْحَیٰوۃِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْاِرَادَۃِ وَغَیْرِھَا مِمَّا وَصَفَ اللہُ بِہٖ نَفْسَہٗ وَثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین رغبت ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سوا اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سوا ان کے اور صفات مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اون کے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّہٍ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّۃِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّۃِ وَالْجِھَۃِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِہٖ عَلَی الْجُمْلَۃِ ثُمَّ نَکِلُ تَفْصِیْلَہٗ

اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ وَنَعْلَمُ اَلْبَتَّۃَ اَنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ بَلْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰہِ تَعَالیٰ کَمَا اَثْبَتَ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ اور وہ جو وارد ہوا ہی استواء علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہی استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استواء وغیرہ مین ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہی **ف** مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ مین یعنی استواء وغیرہ مین قدمائے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائے اور تاویل نہ کیجے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہی اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسکا سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتُ نُبُوَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَّنُبُوَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّوُجُوْبِ اِتِّبَاعِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَھٰی وَتَصْدِیْقِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِیِّ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْیَۃِ وَالْقِیَامَۃِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِہِ الرِّوَایَۃُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جمیع مین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوا ان کے اور امور مین جیسے حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہی اور روایت اوسکی صحیح ہی ثُمَّ یَتْلُوْہُ النَّظَرُ فِی اجْتِنَابِ الْکَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ بَعْدَ تَصْحِیْحِ

عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ
كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ
الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهٗ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ
حَدٌّ كَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ هٰذِهِ
الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جسپر وعید ہو دوزخ کی
یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے
مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری
حدیث مین ہے کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہے
یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا
یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ
بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَّاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا
الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر شرک باللہ
ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی
اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس
قول مین ایاک نعبد وایاک نستعین ف مولانا نے حاشیے اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی
اور شفا مین ہمارے زمانہ مین شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک
فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانۂ خدا کے واسطے مخصوص ہیں
اون کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام
بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبو کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد
وایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہوا اوسکی وجہ یہ ہے

کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاص کر
تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالی کو خاص ہوئی تو سولے
خدا کے اورون کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز
نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین
صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو
نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم
اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو
حال آنکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین
بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو اونسے استعانت
کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے
ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک
برابر ہو ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین
سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کی کج بحثون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین
حق تعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین
وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا **ف** کاہن عرب مین
کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگون کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے
اور کاہن کے مانند ہی منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ
کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہی جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے
جھوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا
وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُورِيَاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتون کو بد کہنا
اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف**

تصدیق کاہن وغیرہ

گفتن پیغمبر و فرشتگان

مولانا نے فرمایا ضروریاتِ دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اونکی خدمت نکرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صفِ جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافروں سے دوستی کرنا اون کے خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہو کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہی اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ میں نے

کبائر کے احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ طَرِيقَةً مَأْمُورًا فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہی جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکور دیا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقۂ مامورہ کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا ان مین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہی اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع

اور ہبہ اور اجارے کے تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے

ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ الْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ إِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرذلک مین مامور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسکو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمے کا بیان علی وجہ التفصیل اون کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابوں کا میسر ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد بیان

فائدہ تفصیل شعب ایمان

ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اونکا بیان یون ہی کہ خدا پر ایمان لانا اور اوسکے صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کم مرتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہی اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنے ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارونکو ادا کرنا

ظاہری ۱۲

اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور اسکے تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نکرنا انفاقُ المالِ فی حقّہٖ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَایِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی رہے اون سے اور اون کے سب تابعین سے **ف** مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہی اور اصل طریقۂ قادریہ اوسمین مفصل موجود ہی

فَاَوَّلُ مَا یُلَقِّنُوْنَهُ الْجَهْرُ بِذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاةَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ مَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالَ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِیْثَ — پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ تلقین کرتے ہیں ذکر اللہ کا جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط سے نہو تو اس تقریب سے کچھ مخالفت نرہی اسکے جو انہیں اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یون ہی بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے والا حق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بی قیاس ہست رب الناس را بجان ناس کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَصِفَتُهُ اَنْ یَقُوْلَ اَللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ نَفَسُهُ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسیطرح بار بار ذکر کرے وَاِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَصِفَتُهُ اَنْ یَجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرَ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیُّ بِقُوَّةٍ وَشِدَّةٍ لِیَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہی کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو

ہوجاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہووے اَمّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَلٰکِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْھَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہووے اَمّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَّصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّۃً اَمَامَہٗ وَلٰکِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْھَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْہُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَھُوَ کَلِمَۃُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَیُغَمِّضَ عَیْنَیْہِ وَیَقُوْلَ لَا کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ سُرَّتِہٖ ثُمَّ یَمُدُّھَا حَتّٰی یَبْلُغَ اِلَی الْمَنْکِبِ الْاَیْمَنِ فَیَقُوْلَ اِلٰہَ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُھَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ یَضْرِبُ اِلَّا اللّٰہُ بِالشِّدَّۃِ وَالْقُوَّۃِ وَیُلَاحِظُ نَفْیَ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ اَوِ الْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتَھَا لَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پہونچے پھر اِلٰہَ کہے گویا اوسکو دماغ کی جھلّی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰہُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس میں دھیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّکَ تَقُوْلُ مَا الْحِکْمَۃُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِیْدَاتِ وَمُرَاعَاتِہَا اَمَّا کَوْنُھَا کَاَنْ تَحْمِلَ الْاِنْسَانَ عَلَی التَّوَجُّہِ اِلَی الْجِھَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰی اِیْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَرَدَّدَ

فِیْ نَفْسِہٖ الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا ھٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّہِ اِلٰی غَیْرِ نَفْسِہٖ وَکَفًّا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَۃِ لِیَتَدَرَّجَ مِنْہُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّہِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی

اور شاید کہ تو کہے ای سالک کہ کیا حکمت ہی ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہی اون سکے مکانات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہی کہ اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھوما کرین تو علماے طریقت سلے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹے کر اوسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے ف مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیآت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی یعنی صورت مین کسر نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسوسہ ہی اور بعضے مین نشاط ہی اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے کہ ایسی ہیأت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھے ہین وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّجْتَمِعَ اَھْلُ السُّلُوْکِ حَلْقَۃً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی نَحْوِ الْجَمْعِیَّۃِ فَفِیْ ذٰلِکَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِی الْوَحْدَۃِ اور لائق ہی کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَھَرَ عَلَی الطَّالِبِ اَثَرُ ھٰذَا الذِّکْرِ الْجَلِیِّ وَشُغِلَ ھُوَ فِیْہِ شُغْلًا اُمِرَ بِالذِّکْرِ الْخَفِیِّ وَالْمُرَادُ مِنْ ھٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِئْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰہِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَاِیْثَارُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ مَا عَدَاہُ

سالک کو چاہیے اور آلہ ہو جھنجھو مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم ظاہر ... پڑھنے عبارتون کلام اللہ اور حدیث وغیرہ کتب دینیہ کے ۱۲

بیان ذکر خفی از انجملہ دورۂ قادریہ

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا اُبھرنا اور نام خدا سے دل مین ہیبت آنا اور احادیث نفس و وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ماسوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰی ذِکْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ مَرَّةٍ مَّعَ تَقْدِیْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِیْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰی ذٰلِکَ شَهْرَیْنِ اَوْ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِکَ فَاِنَّهٗ یُشَاهِدُ فِیْهِ الْاَثَرَ لَا مَحَالَةَ سَوَاءٌ کَانَ غَبِیًّا اَوْ ذَکِیًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اون شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّکْرُ الْخَفِیُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهٗ اَنْ یُّغْمِضَ عَیْنَیْهِ وَیَضُمَّ شَفَتَیْهِ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِیْعٌ اَللّٰهُ بَصِیْرٌ اَللّٰهُ عَلِیْمٌ کَاَنَّهٗ مُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰی صَدْرِهٖ وَمِنْ صَدْرِهٖ اِلٰی دِمَاغِهٖ اِلَی الْعَرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُ عَلِیْمٌ اَللّٰهُ بَصِیْرٌ اَللّٰهُ سَمِیْعٌ هَابِطًا عَلٰی تِلْکَ الْمَنَازِلِ کَمَا صَعِدَ عَلَیْهَا فَهٰذِهٖ دَوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّاْنِ مَنْ یَّزِیْدُ اَللّٰهُ قَدِیْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہی اور اون صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہوا اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہوا اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہوا عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اوترتا ہوا انھین منزلون پر جنپر کہ انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین ف توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا سیڑھی بسیڑھی اوترے یعنی اللہ علیم

ذکر پاس انفاس

کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور الا اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے بجہر اسم سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اسم قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ اِمَّا اَنْ يَذْكُرَ مَا فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا بِاَنْ تَكُوْنَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهِ فَاِذَا اَخْرَجَ النَّفَسَ بِطَبِيْعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ وَاِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهِ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهِ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ وَهٰذَا پاس اَنْفَاس وَلَهُ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَالْوَسَاوِسِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہے جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دمون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھ دل کی زبان سے کہے لا الہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے **شعر** اگر تو پاس داری پاس انفاس + بسلطانی رسانندت ازین پاس + **شعر** تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در مقام الا اللہ **رباعی** در ذات مقدست کسی را راہ نیست + وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست + سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند + جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست + فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهُ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهِ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اوسکی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور

اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا نَوْعُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سواے اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اسطرح ڈوب جانا کہ سواے اسکے کوئی چیز دھیان مین نرہے اسکو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اصل مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فَيَتَلَفَّظُ السَّالِكُ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ يَتَخَيَّلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰى وَنَظَرَهٗ وَمَعِيَّتَهٗ تَصَوُّرًا جَيِّدًا مُسْتَقِيْمًا مَعَ تَنْزِيْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰى يَسْتَغْرِقَ فِيْ هٰذَا التَّصَوُّرِ

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور کو جاوے کہ اوسمین ڈوب جاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمھارے ساتھ ہی جہان کہیں کہ تم ہو اور
اوسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین
اور مشغولی اور بیکاری مین اَوْ بِلَفْظِ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوْ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ
يَرَىٰ اَوْ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اَوْ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطًا اَوْ إِنَّ مَعِيَ
رَبِّي سَيَهْدِينِ اَوْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهِ الْمُرَاقَبَاتُ
مُفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی
جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہی یا یہ آیت پڑھے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ
یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہی یا اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم قریب ترہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا
تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہی یا اس آیت کا
دھیان کرے إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہی وہ اب مجکو ہدایت
کریگا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالی
اول ہی اوس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہی جو بعد فنائے عالم باقی رہیگا ظاہر ہی باعتبار
اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین
سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عز وجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہین
وَأَمَّا الْمُفِيْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا
فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَنْ يَتَصَوَّرَ نَفْسَهُ ذَرَّاتٍ
وَصَارَ دِمَادًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيبُهُ
وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِيًا مَوْجُودًا فَيَبْقَىٰ عَلَىٰ هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَإِنَّهُ
يُفِيدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے
مفید ہی وہ مراقبہ اس آیت کا ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

مراقبات مفیدہ تعلق

مفیدہ

یعنی جو زمین پر ہی وہ نیست و نابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہی اور اوسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہی کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا جسکو ہوائین اوڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سوا اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ یعنی ای علیؓ کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرتؐ نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پونہچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَکَذٰلِکَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلَاقِیْکُمْ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقۂ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہی جہان کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فَاِذَا ظَھَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَۃِ فِی الطَّالِبِ وَشُوْھِدَ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیْ پھر جب اثر مراقبے کا طالب مین ظاہر ہو اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہی کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا **شعر** درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست + وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ مَا یَتَلَفَّظُ بِہٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ الْمُرَاقَبَۃُ اور جان رکھ ای مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب دلا

آباد کی ولالی ایک ذکر ہے اور مراد ذکر سے وہ ہی جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر ہے اور مراد اوس سے مراقبہ ہی قَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ عَلَىٰ مَا هِيَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ وَيَتَطَيَّبَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ وَيَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَىٰ يَمِينِهِ وَمُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَىٰ يَسَارِهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ خَلْفَهُ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِيَّةَ بِجُهْدِ هِمَّتِهِ ثُمَّ يَشْرَعُ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْأَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَنُورًا وَيُوَاظِبُ عَلَىٰ ذٰلِكَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَإِنَّهُ يَكْشِفُ عَلَيْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيهِ مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہو وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہی کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایکبار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہو گا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہی کہنے والون نے اور میرے دل مین اس سے کچھ تردد ہی اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ تَعَالىٰ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا عَلِيمُ يَا مُبِينُ يَا خَبِيرُ مَعَ مُرَاعَاةِ الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ آنِفًا كَمَا وَصَفْنَا فِي الذِّكْرِ

بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہو وہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے
یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی
مین بیان کیا ہو یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط
مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے
رکھنے کے مراد ہو وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَنْ
يَّضْرِبَ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ وَّفِي السَّمَآءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ
وَفِي الْقَلْبِ الرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہو کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا
مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنی طرف سبّوح کی ضرب لگاوے اور بائین
طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین والروح کی
وَلِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ
ثُمَّ يَضْرِبَ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور
مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہو کہ تہجد کی نماز
پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف
یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ يَّضْرِبَ اللّٰهَ
فِي الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيَّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ
وَالْقَيُّوْمَ فِي الْاَيْسَرِ اور انشراح خاطر و دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہو کہ اللہ کی ضرب دل مین
لگاوے اور لا الہ الا ہو کی اوسطرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا
اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ
يَّدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَآءِ مَرِيْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَّتَوْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ
فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهٖ فِي الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى فَلْيَذْكُرْ بِذٰلِكَ الْاِسْمِ

بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُوْلُ يَا شَافِيْ اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنے سے طلب کرے سوا اوس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفائے بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماء الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچوین

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْجِشْتِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَه مُعِيْنِ الدِّيْنِ حَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَجِشْتُ قَرْيَةُ شُيُوْخِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہر مشایخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہر خدا راضی رہے اون سے اور اونکے سب پیرون سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہر کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مرگیا وَقَالُوْا جَاءَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَفْضَلِهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاَسْهَلِهَا عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمُلَازَمَةِ الذِّكْرِ فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعْ مِنِّيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ

وَهٰكَذَا اُحْتِيَ وَصَلَ اِلَيْنَا وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِنَّمَا وَجَدْنَاهُ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ الْمَشَايِخِ وَعَلٰى قَوَانِيْنِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْهِ بَحْثٌ طَوِيْلٌ مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے جو سب راہون سے زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندونپر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھونکو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرتؐ نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضیؓ سنتے تھے پھر علی مرتضیؓ نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرتؐ اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیؓ نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے

ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیؓ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ سمجھے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک بشرط عدالت روایت حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّيْخُ اَنْ يُّلَقِّنَ الْمُرِيْدَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا فَاِنْ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَهُوَ اَوْلٰى ثُمَّ يَاْمُرُهٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاجْتَهِدْ اَنْ لَّا يَاْتِيَ عَلَيْكَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاكِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْيِكَ الْاَيْسَرِ بِاِصْبَعَيْنِ عَلٰى صُوْرَةِ ثَمَرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ تَحْتَانِيٌّ وَبَابٌ فَوْقَانِيٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے

مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبے کے دن ہو تو بہتر ہی پھر
اوس شخص نے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے
اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ یعنی اللہ کو
یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تیرا نگذرے
اور معلوم کر اے طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو او نگل پر بصورت شگوفہ
چلغوزہ کے اور اوسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا ف
مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے
وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِيُّ
فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ دل کے اوپر کی دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے
دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فَاِذَا اَرَدْتَّ الذِّكْرَ الْجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَّخُذِ
الْعِرْقَ الَّذِيْ يُسَمّٰى كَيْمَاسَ بِاِبْهَامِ قَدَمِكَ الْيُمْنٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هُوَ عِرْقٌ فِيْ بَطْنِ الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُهٗ بِهٰذِهِ
الْكَيْفِيَّةِ يُفِيْدُ نَفْيَ الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ وَيُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِيْنًا عَجِيْبًا پھر جب تو
ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنے داہنے پاؤن
کے انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کو دابکر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے
کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہی اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا
نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہی اور دل کو گرم کرتا ہی عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ
جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ
وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ
الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ مَحَبَّةَ مَا سِوَى اللّٰهِ
تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقِيَهٗ خَلْفَكَ فَتَنَفَّسْ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِشِدَّةٍ

وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے
پھر کہہ لا الٰہ الا اللہ سختی اور تشدید کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا
ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے
تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے
ڈالا پھر دوسرا دم لے سوا اِلّا اللّٰہ کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو یلاحظ المبتدی
نفی المعبودیۃ من غیر اللہ تعالیٰ والمتوسط نفی المقصودیۃ والمنتہی نفی الموجود
اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی
مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا والشرط الاعظم فی ہذا الذکر جمع الہمۃ وفہم
المعنی وینبغی بصاحب الذکر الجلی ان لا یقلل الطعام جدا بل یکفیہ ان یخلی ربع
المعدۃ وینبغی ان یاکل شیئا من الدسم لئلا یتشوش دماغہ اور شرط اعظم
اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہی اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہی کہ کھانے
کو نہایت کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہی کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہی کہ کچھ چکنائی
کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے واذا اردت پاس انفاس فکن
مستیقظا واقفا علی انفاسک فکلما خرج النفس فقل مع خروجہ لا الٰہ کانک
تخرج محبۃ کل شیء سوی اللہ من باطنک واذا دخل النفس فقل مع دخولہ الا اللہ
کانک تدخل وتثبت محبۃ اللہ فی قلبک اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ
کرے تو بیدار اور اپنے دمون پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھ
لا الٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوا ے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہی اور جب دم اندر کی طرف
آوے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہی اور محبت الٰہی کو ثابت
کرتا ہی اپنے دل مین قالوا والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبۃ
والتعظیم وملاحظۃ صورتہ قلت ان للہ تعالیٰ مظاہر کثیرۃ فما من غائب

غیبیا کان او دنیا الا وقد ظهر بحذائه صار معبودا له فی مرتبته و لهذا السر
نزل الشرع باستقبال القبلة والاستواء على العرش وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يبصق قبل وجهه فان الله تعالى بينه وبين قبلته
وسأل جارية سوداء فقال اين الله فاشارت الى السماء فسألها من انا فاشارت
باصبعها تعني الله ارسلك فقال هي مؤمنة فلا عليك ان لا تتوجه الا الى الله ولا
تربط قلبك الا به ولو بالتوجه الى العرش وتصور النور الذي وضعه عليه وهو
ازهر اللون كمثل لون القمر او بالتوجه الى القبلة كما اشار اليه النبي صلى الله عليه
وسلم فيكون كالمراقبة لهذا الحديث مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا
اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین
کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیرہ مین سو نہین کوئی عابد غیبی ہو یا دنیا کی مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہوکر اوسکا معبود ہوگیا ہے بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے روبقبلہ ہونا
اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہے اوسکے
درمیان اور اوسکے قبلے کے درمیان ہین اور آنحضرتؐ نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو
فرمایا کہ اللہ کہان ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ
مین کون ہون تو اوسنے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہے بس فرمایا
آپنے کہ یہ ایماندار ہے تو ای سالک تجپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ ہو مگر اللہ ہی کی
طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہوکر اور اوس نور کا
تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے
مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ
اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا۔ الطاف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی

عالم مثال مین تجلی ہی تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب دسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہو یہ رسالہ مختصر لایق اوسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا اسْتَنَارَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب یعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ اوسکی حفاظت کرتا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہی قَالَ الْمَشَايِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاةُ اُمُوْرٍ كَدَوَامِ الصِّيَامِ وَدَوَامِ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلِ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطِ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكِ الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي الْحُجْرَةِ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَأَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْيُسْرٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِّيْ كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَاشْغَلْنِيْ بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْ نَفَحَاتِ فَيْضِكَ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَّا اَنِيْسَ لَهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے مین داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت
کرنا لازم ہی ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کردینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور
مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہان تک کہ
اوسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہوجائے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل
کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب
الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللھم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہو دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ
کا مددگار و کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے آلٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے
ساتھ مشغول کرلے اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال آلٰہی میرے نفس کو مشاغل انجذابات
کی کششون سے آہی انیس اوسکے جسکا کوئی انیس نہین آہی رب مجکو نچھوڑیو تنہا اور تو بہتر
وارثین سے ہی فیقوم علی المصلے ویقول انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین احدی وعشرین مرۃ ثم یرکع رکعتین فی الاولی ایۃ
الکرسی وفی الثانیۃ امن الرسول ثم یسجد سجدۃ طویلۃ ویجتھد فی الدعاء ثم
یقول یا فتاح خمس مایۃ مرۃ ثم یشتغل بالاذکار التی ذکرناھا پھر مصلے پر کھڑا
ہو اور انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو اکیس بار
پڑھے یعنی مین نے اپنا مونہ متوجہ کیا یکسو ہوکر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا
اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور
دوسری رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے
پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جنکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور
پاس انفاس اور مراقبات وقالوا اذا دخل المقبرۃ قرأ سورۃ انا فتحنا فی رکعتین [illegible]

مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ فَيَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رُوْحُ يَضْرِبُهٗ فِى السَّمَاءِ وَيَا رُوْحَ الرُّوْحِ يَضْرِبُهٗ فِى الْقَلْبِ حَتّٰى يَجِدَ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا ثُمَّ يَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰى قَلْبِهٖ

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یاروح الروح کی دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جو کہ فیضان صاحب قبر سے ہوسکے دل پر وَلِلْجِشْتِيَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَتَشَدَّدُ مَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلواۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسیواسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہی وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ كُنْ فَيَكُوْنَ اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہین ف صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب بر آری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِى الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِى الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِى الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اى آسان کنندۂ دشوارہا وای سہ وفق کنند ۂ تارہیها مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيُصَلِّىْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ نَعَلَ هٰذَا وَحَسَرَ الْعِمَامَةَ

مَنْ مَّاسِه وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَا اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعے کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے اے آسان کنندہ دشوار یہا وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روئے اور حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اوسکی مستجاب ہو گی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہو آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہو گا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنی چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہو تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کرنا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہو گا

فصل چھٹی

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہو مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین اللہ راضی ہوا اونسے اور اونکے سب مریدون سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاْثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہو سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہو اور وہی

منقول ہی متقدمین نقشبندیہ سے وصفتہ ان یتطہر فرصۃ من التشویشات الخارجیۃ کالاستماع الی احادیث الناس والداخلیۃ کالجوع المفرط والغضب والالم والشبع المفرط ثم یذکر الموت ویحضرہ بین یدیہ ویستغفر اللہ تعالیٰ مما صدر منہ من المعاصی ثم یضم شفتیہ ویغمض عینیہ ویحبس نفسہ فی بطنہ ویقول بالقلب لا یخرجہا من سرتہ الی الایمن ویمدہا حتی یصل الی منکبہ ثم یحرک منکبہ الی راسہ فیقول الٰہ ثم تضرب فی قلبہ بالشدۃ الا اللہ اور طریقہ نفی واثبات کے ذکر کا یہ ہی کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین اوسکو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہون کی جو اوس سے صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہان تک کہ اپنے مونڈھے تک پونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلا دے اور کہے الٰہ پھر ضرب لگا وے اپنے دل مین سختی سے الا اللہ کی ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے جابجا ب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات ہی ہر دو بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار کیا مواظبت کرنا آثار عجیب غریب کا مثمر ہی قالوا الحبس النفس خاصیۃ عجیبۃ فی تسخین الباطن وجمع العزیمۃ وھیجان العشق وقطع احادیث النفس وینبغی ان یتدرج فی الحبس لئلا یثقل علیہ والمراد بالحبس غیر المفرط فیہ ولکن ما امر بہ الخزلیۃ بوقت باٰمن نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کرنے اور جمعیت عزیمت عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور تدریج اوسکی اسکی حبس دم

کی مشق کرے تا اوسپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور یہ حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پونہچے تو نقشبندیہ کے حبس دم مین جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہو **ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا **رباعی** حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند + اثبات مقالات رہا ہین بکنند + حبس نفس وحصر نفس دارد فرق + حبس نفس ست انچہ نشانش بدہند + وَكَذَا لَهَا بَعْدُ جَاءَ الْوِتْرُ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰكَذَا ابْتِدَاءً حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایک دم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق مین اکیس بار تک پونہچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهُ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَذْكُرُهُ النَّفْسُ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی واثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالی سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر اوس طرح جیسی دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ لَمْ يُفْتَحْ لَهُ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَالْاِنْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ ... وَالنَّظَرُ عَنِ الْاِشْتِغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهُ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونہچا اور اوسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گرویدگی باطن کا دروازہ کھلا

تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو
چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول ہوا تو بشرط عذر کو رہ اوسکو پھر از سر نو تین
شروع کرنا چاہیے الیٰ ہزار بار تک ومنہ الاثبات المجرد کانہ لم یکن عند المتقدمین وانما
استخرجہ خواجہ محمد باقی او من یقرب منہ فی الزمان واللہ اعلم اور منجملہ
ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور
گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اونکے کسی قریب
العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین
اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض
محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سمعت سیدی الوالد یقول النفی والاثبات
انفع للسلوک والاثبات المجرد انفع للجذب مین نے اپنے والد مرشد سے سنا
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور
کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وصفتہ ان یخرج لفظۃ اللہ من سرتہ بالشد
التام ویمدھا حتی یصل الی ام دماغہ مع المحتبس والتدریج فی الزیادۃ
حتی ان منہم من یقولہا فی نفس واحد الف مرۃ وقد رأیت امرأۃ من مخلصات سیدی
الوالد تقولہا الف مرۃ فی نفس واحد اکثر من ذلک ایضا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ
اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہان تک کہ اوسکے دماغ
کی جڑ تک پہنچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہان تک کہ
بعضے نقشبندی ایک دم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد
کے مریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم مین ہزار بار کہتی تھی اور اس سے
اکثر بھی وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یحکی عن نفسہ انہ کان فی البدایۃ یقول
النفی والاثبات فی نفس واحد مائتی مرۃ واللہ اعلم اور مین نے اپنے والد

مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک مین نفی اور اثبات کو ایک دم مین دوسو بار کہتے تھے واللہ اعلم وثانیہا المراقبۃ اور دوسرے طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد وانچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد عبد الرشید ١٢ وَصِفَتُهَا اَنْ يَّحْبِسَ النَّفَسَ مَخَافَةَ النَّشْرِ تَحَبُّسًا يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِجَامِعِ اِدْرَاكِهِ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِيْ يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يُّجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ اَنْ يُّجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ الْفَاظٍ وَّيَتَوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحِمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يُمْكِنُهُ هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَّاْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَّا يَزَالَ يَدْعُو اللّٰهَ بِقَلْبِهِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ قَدْ تَبَرَّاْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْمُرُ بِتَخَيُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ اور طریقہ مراقبے کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکین تو طالب کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہے سو بعضے مشایخ تو ایسی شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے ای رب تو ہی میرا مقصود ہے مین بیزار ہوا باری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلاے

مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج
پہنچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاے مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو بیچ اجسام
سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہی وَثَالِثُهَا اَلرَّابِطَةُ
بِالشَّيْخِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہی اپنے مرشد
کے ساتھ مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہی گاہے
مرید مین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی مزید محبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہی مشائخ
طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہو سکے تو اونکی ساتھ صحبت
رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ
طریقت کے کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے
جو ایک پرتو ہی تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر
یہ نہو سکی تو اون لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوے ہین جو
اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئی ہین اور اس آیت قرآنی مین کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود دائمی
کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت
مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہی شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین * طعنہ
زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ * وَشَرْطُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْيَادْ دَاشْتِ
فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰى نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيْضُ مِنْهُ وَيُغْمِضُ عَيْنَيْهِ
اَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَادَ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْيُحَافِظْ
عَلَيْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ يُخَيِّلُ صُوْرَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ
فَتُفِيْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِيْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت
کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور

اور خیال سے خالی کر ڈالی سوا اوسکی محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے
فیض آوے اور دونون آنکھین بند کرلے یا اونکو کھول دے اور مرشد کی دونون
آنکھون کے بیچ مین ٹکی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے
دل کی جمعیت سے اور رہنا ہے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکی پاس نہو
تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم
کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی ف مولانا نے فرمایا
مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہوا اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکی دیکھنے سے ذکر کا
فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہ یعنی اولیاء اللہ وہ
ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے
ھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور بمقتضاے اس حدیث کے ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی
جَلِیْسُھُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا ہی
خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اس قول مین
رباعی باہر کہ نشستی ونشد جمع دلت + وز تو نرمید صحبت آب وگلت + زنہار ز صحبتش گریزان
میباش + ورنہ نکند روح عزیزان بحلت + خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہوا اور ہرطرف
سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی اور جب
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی پس واجب
ہی کہ تملق عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکر لے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد
کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون تو مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا
شعر اے بسا ابلیس آدم روی ہست + پس بہر دستی نشاید داد دست + اعتقاد اور محبت مرشد
کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت
پرستی کی نوبت پہونچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر

قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اِذَا کَانَ عَلٰی هَیْئَةٍ وَحَصَلَ لَهٗ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰی اَنْ لَّا یُغَیِّرَ تِلْکَ الْهَیْئَةَ فَاِنْ کَانَ قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل اور ہیات پر ہوا ور اوسکو اس بات سے کوئی حال حاصل ہوا وس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّاْمُرُ بِتَخْیِیْلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ خَوَاجَہ هَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَةِ اِسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ فَاَکْثَرْتُ مِنْهَا وَاَخَذَتْ بِمَجَامِعِ قَلْبِیْ حَتّٰی اِنِّیْ کُنْتُ مَشْغُوْلًا بِکِتَابَةِ کِتَابٍ فَکَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ اَرْبَعَةِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مین نے اسکی لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جما لی یہان تک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ رَاَیْتُ خَوَاجَہ خُرْدْ یَکْتُبُ بِاِبْهَامِهٖ عَلٰی اَصَابِعِهٖ الْاَرْبَعِ شَیْئًا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَلَامِهٖ وَشَانِهٖ کُلِّهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ کَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ فِیْ بِدَایَةِ اَمْرِیْ وَصَارَتْ دَیْدَنًا لَا اَسْتَطِیْعُ الْاِنْقِلَاعَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات ابتداے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی ہی کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وَلِلنَّقْشْبَنْدِیَّةِ کَلِمَاتٌ عَلَیْهَا

بِنَاءُ طَرِيْقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوْطِ تَاْثِيْرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشایخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحون مین تو اونھین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے هوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد بازگشت نگهداشت یادداشت فَهٰذِهٖ ثَمَانِيْ كَلِمَاتٍ مَاْثُوْرَةٌ عَنْ خَوَاجَه عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيِّ وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَاْثُوْرَةٌ عَنِ الْخَوَاجَه نَقْشَبَنْد وُقُوْفٌ زَمَانِيٌّ وُقُوْفٌ قَلْبِيٌّ وُقُوْفٌ عَدَدِيٌّ ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن ۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ بازگشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی ۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اَمَّا هوش در دم فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ هٰذَا طَرِيْقُ التَّدْرِيْجِ اِلٰى دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِيْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ يَّتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهَا غَفْلَةٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمّٰى هٰذَا الْاَخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَه نَقْشَبَنْد لِمَا رَاٰى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ اِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُهٗ عِلْمُ هٰذَا التَّوَجُّهِ تو ہوش در دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے تدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت

ہوش در دم

کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ
کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے
اور یہ پچھلا یاد کی ہوشیاری مسمی بوقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے
کہ اونھون نے معلوم کیا کہ سنہ ہوتا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرتا ہر دم مین سالک کے
کے حال کو پریشان کرتا ہے اوسکی مناسب تو استغراق ہے توجہ الی الله مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے
متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال ہو **ف** مترجم کہتا ہے ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش
در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جسکا نام
وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین
حدیث مین وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل
کیا اور امیر المومنین عمر رضؓ فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ
تم سے حساب لیا جاوے اور اونکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کئے جاوین اور مستعد ہو جاؤ عرض
اکبر کیواسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاؤگے تمہاری کوئی
چیز نہ چھپ سکیگی اَمَّا نظر بر قدم فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِي حَالِ
مَشْيِهِ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُوْدِهِ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَ
الْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ مِمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِي كَلِمِهِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَهْوَاءِ
النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا
الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَتَاَمَّلَ فِي حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَارِدَاتُهٗ مُنَاسِبَةً بِوَارِدَاتِ مَتْبُوْعِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر
نہ ڈالے سواے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے اسواسطے کہ

نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا منظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور راہ سے روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم منظر مین ہی لوگون کی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم اَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ فَمَعْنَاہُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِیَّۃِ الْخَسِیْسَۃِ اِلَی الصِّفَاتِ الْمَلَکِیَّۃِ الْفَاضِلَۃِ فَیَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اَنْ یَّتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِہٖ هَلْ فِیْہِ بَقِیَّۃُ حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ اسْتَاْنَفَ التَّوْبَۃَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِکَ صَنَمُہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَعْنِیْ نَفَیْتُ عَنْ قَلْبِی الشَّیْءَ الْفُلَانِیَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰہِ مَکَانَہٗ وَذٰلِکَ لِاَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّۃِ فِیْ دَاخِلِ الْقَلْبِ کَثِیْرَۃٌ خَفِیَّۃٌ لَا یُمْکِنُ اَنْ تُسْتَخْرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ وَیَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ یَّتَفَحَّصَ هَلْ فِیْ قَلْبِہٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوْ اِعْتِرَاضٌ فَلْیَکْسِرْہُ بِمُدَاوَمَۃِ هٰذِہِ الْکَلِمَۃِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اوسمین کچھ حب خلق باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بُت ہی اسواسطے کہ جو تجکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کے رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا اعتراض موجود

سفر در وطن

ہی تو اوسکو توڑ ڈالا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے
اللہ کی محبت کا خالص مزا چکہا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکہا اور سب لوگون سے اوسکو
وحشی کر دیا اَمَّا خَلْوَتْ دَرْ اَنْجُمَنْ فَمَعْنَاہُ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِقَلْبِہٖ بِالْحَقِّ فِی الْاَحْوَالِ کُلِّھَا
مِنَ الدَّرْسِ وَالْکَلَامِ وَالْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْیِ فَیَجِبُ اَنْ یُّحَصِّلَ السَّالِکُ مَلَکَۃَ
التَّوَجُّہِ اِلَی الْحَقِّ فِیْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِھٰذِہِ الْاَشْغَالِ قَالَ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد وَاِلَیْہِ
الْاِشَارَۃُ فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ
بَلِ الْحَقُّ اَنَّ التَّوَسُّمَ بِزِیِّ الْفُقَرَآءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ بِاللّٰہِ یَکُوْنُ غَالِبًا مَظِنَّۃً لِّلرِّیَآءِ
وَالسُّمْعَۃِ فَالْاَوْلٰی اَنْ یَّکُوْنَ الزِّیُّ زِیَّ الْعِلْمِ وَالدِّیَانَۃِ وَالْاِجْتِھَادِ فِی الطَّاعَاتِ
وَیَکُوْنُ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَہ عَلِیُّ نِ الرَّامِیْتَنِیُّ بِالْفَارِسِیَّۃِ شعر
اندرون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان

خلوت در انجمن

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات مین
پڑھانے مین اور کلام کرنے اور کہانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی
طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پونہچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت
خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو
سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار و دست بکار
گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقرا نشان منہ ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا
اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی نرہے اسمین اکثر دکہانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو بہتر یہ ہی کہ وضع اور
لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے
آشنا رہو اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان مین **ف** مترجم کہتا ہی مصنف
حقانی نے جو فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین

یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اوسکے ساتھ عقیدت
ہوگی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا مین کتاب کے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف
لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاربار
کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہوا اوراسپر کیا دلیل ہے خواجہ
علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاَمَّا يَادْكَرْد
فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ

یاد کرد اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ہے
یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہان تک کہ حق جل
شانہ کی حضوری حاصل ہوجاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ
دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت
کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بَازْگَشْت فَمَعْنَاهُ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ
الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَدْعُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ
اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِيْ وُصُوْلَكَ التَّامَّ
سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هٰذَا شَرْطٌ عَظِيْمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّغْفُلَ
بازگشت السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے
عبارت ہے کہ تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یون دعا
کرے اللہ عزوجل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین نے دنیا اور آخرت
کو چھوڑا تیرے ہی واسطے آپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور اپنا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد
قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے
غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسکی برکت سے پایا **ف** مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو
دل سے کہے تو اوسکے بعد اوسی طرح کہے آلہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے

یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہی اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نایاب اور بد کا نافی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جائے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعای مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالی اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی سرو رخاطر تو اوسپر مغرور ہو جاتا ہی اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہی وَاَمَّا نگاهداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عَن طَرحِ الخَطَرَاتِ اَحَادِيثِ النَّفسِ فَيَنبَغِي اَن يَكُونَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطرَةً يَّخطُرُ فِي قَلبِهٖ قَالَ خواجه نقشبند يَنبَغِي اَن يَصُدَّهَا السَّالِكُ فِي اَوَّلِ مَا يَظهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَت مَالَت اِلَيهَا النَّفسُ وَاَثَّرَتهَا فَيَعسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا الطَّرِيقُ تَحصِيلُ مَلَكَةِ خُلُوِّ لَوحِ الذِّهنِ عَن خُطُورِ الخَطَرَاتِ وَاَحَادِيثِ النَّفسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل مین رکھنا نچاہیے بزرگون کے نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیاے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہی وَاَمَّا یاد داشت فَعِبَارَةٌ عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرفِ المُجَرَّدِ عَنِ الاَلفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ اِلٰى حَقِيقَةِ وَاجِبِ الوُجُودِ وَالحَقُّ اَنَّهٗ لَا يَستَقِيمُ اِلَّا بَعدَ الفَنَاءِ التَّامِّ وَالبَقَاءِ المُتَابِعِ وَاللّٰهُ اَعلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہی توجہ صرف سے جو خالی ہو الفاظ اور تخیلات

سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل
نہین ہوتا مگر فناے تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات
مقدس کے دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت
کو البتہ حاصل ہوتی ہی جعلنا اللہ منہم برحمتہ الوسیعۃ آمین واما وقوف زمانی فقد ذکرنا
تفسیرہ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہمنے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت
کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اوسکے ترک
پر ہمت باندھنا واما وقوف عددی فہو المحافظۃ علی عدد الوتر وقد مر بیانہ
اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اوسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر
کو طاق ذکر کرنا نہ جفت واما وقوف قلبی فمعناہ التوجہ الی القلب الذی ہو موضوع
الجانب الایسر تحت الثدی والحکمۃ فی ہذا التوجہ کالحکمۃ فی مراعاۃ
الضربات عند الجیلانیۃ اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے
نیچے موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی شائخ قادریہ
کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہو
تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوسپر
واقف رہے اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اوسکو ذکر اور اوسکے
مفہوم سے معطل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین
لازم نہین فرمایا اور وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد
اور مراقبات لازم ہین بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف
قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر کن علی بیض تلبک کن دجاجۃ طائر فمن ذلک الاحوال
تنکشف وتظہر یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھپر
حالات عجیب پیدا ہونگے وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمع الہمۃ علی مراد

فَيَكُونَ عَلَىٰ وَفْقِ الْهِمَّةِ وَالتَّأْثِيرِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيضِ وَإِفَاضَةِ التَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِي وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّىٰ يُحِبُّوا وَيُعَظِّمُوا وَفِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّىٰ تَتَمَثَّلَ فِيهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيمَةٌ وَالِاطِّلَاعِ عَلَىٰ نِسْبَةِ أَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِشْرَافِ عَلَىٰ خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي الصُّدُورِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلَىٰ نَمُوذَجٍ مِنْهَا

اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات مین ہمت باندھنا کسی مراد پرپس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا فاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہوجاوین اونکے خیالات مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکی سینون مین خلجان کر رہا ہے اوس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کردینا اور سواے انکے اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجکو اس کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے أَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ أَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ فَلَهَا شَأْنٌ عَظِيمٌ وَأَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَنَا لِتَأْثِيرِ فِي الطَّالِبِ أَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ إِلَىٰ نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقَ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ أَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِلنِّسْبَةِ مِنْ نِسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهُ إِلَى الطَّالِبِ عَلَىٰ حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُوبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلَىٰ قَلْبِ الطَّالِبِ وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَإِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُونَ صُورَتَهُ وَيَتَوَجَّهُونَ إِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو اونکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے

نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت
مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہو گا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان
بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکۂ راسخہ ہو کہ ہر دم اوسکے قابو مین
ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہو گی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور
بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے
ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ
ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ
عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ
اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا
رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تعبارت
ہی اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطور پر کہ
دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہو اور
مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین
اور لا الہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی
روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب جو مدعا ہو سوا اللہ کے ف مولانا نے
فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے مشایخ سے مجددی مشایخ مراد ہین
وَاَمَّا سَائِرُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ
الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَ
هٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب
نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہی اور اسپر ہمت کو جمع

همت

سلب مرض

کرے اسطرح پر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سواے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اوسکی تعلیق مین ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ فَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاے معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ تَصْوِیْرُهٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِکَ الْعَاصِیْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِیْهِ نَوْعَ تَاْثِیْرٍ کَاَنَّ نَفْسَهٗ اُفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ یَسْتَاْنِفُ فَیَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَاصِیْ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمین تاثیر ہے اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئے اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ فِیْ مَدَارِکِهِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلَ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهَ اِلَیْهَا بِجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَیَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اونمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑجاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل کرلے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت

افاضۂ توبہ

افاضۂ تصرف

تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہو اور اوسمین محبت ظاہر ہو جاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن مین صورت پکڑ جاویگا وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَّيُفْضِيَ بِرُوْحِهٖ اِلٰى رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى نَفْسِهٖ فَكُلُّ مَا وَجَدَ فِيْهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ

طریقۂ اطلاع بر نسبت اہل اللہ

اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا یہ طریقہ ہے کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پونہچاوے چند ساعت یہانتک کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّيُفْضِيَ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِّنْ قَبِيْلِ الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ

طریقۂ اشراف بر خواطر

اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْنُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِهٖ فِيْ تَجَرُّدِ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَّنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ

طریقۂ کشف وقائع آئندہ

اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کے انتظار

سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے
کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے
بقدر اپنی استعداد کے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوسپر حال کھلجاویگا خواہ
ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اوس واقعے کو دیکھکر یا خواب مین ف ملاء اعلی ملائکہ کرام
کو کہتے ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر رہین اور ملاء اسافل وہ فرشتے
رہین جو مراتب مین اونسے نیچے ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِیَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِیْقُهٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ تِلْكَ الْبَلِیَّةَ
بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِیَّةِ وَیَتَخَیَّلَ مُصَادَمَتَهَا اَوْ دَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ یَجْمَعَ هِمَّتَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ وَیَرْبُوَ
بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰی حَیِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ وَیَتَجَرَّدَ اِلَیْهِمْ فَاِنَّهَا
عَنْ قَرِیْبٍ تَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ
بلا کو اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت
تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا
ملاء اسافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع
ہوجاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ
الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِیْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَیْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِیْدِ مِنْ
غَوَاشِی الْبَدَنِ یَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَیَقْدِرُوْنَ عَلٰی تَحْصِیْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
وَهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاَشْغَالِ هُوَ الَّذِیْ كَانَ یَخْتَارُهٗ سَیِّدِی الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات
کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہین متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے
جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور اوس تک پونہچا دینا اور جو لوگ کہ بدن
کے حجابون سے پاک ہو گئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اسکے حاصل کرنے پر
قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے
وَلِلشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِیِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰی فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

اشغال طریقۂ مجددیہ

تعالیٰ خلق فی الانسان ست لطائف هي حقائق مفرزة بحيالها كما هو ظاهر كلام الشيخ واتباعه او جهات واعتبارات للنفس الناطقة فهي تسمى باعتبار قلبا و باعتبار آخر روحا الى غير ذلك وهو الذي اختاره شيخي الوالد وصوّر في صورها فرسم دائرة وقال هي القلب ثم دائرة اخرى في هذه الدائرة فقال هي الروح الى ان رسم الدائرة السادسة وقال هي انا وسمعته يقول بعضها في البعض ويستدل على ذلك بالحديث الدائر على السنة الصوفية ان في جسد بن آدم قلبا وفي القلب روحا الى آخره ولم احفظ لفظه اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین اور اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالیٰ نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہے وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہے اور مجکو اون لطائف کی صورت بنا دی تو اول ایک دائرہ یعنی گنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہے یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہے اور فارسی مین مَن اور ہندی مین مَین بولتا ہے اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائرہ اور مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم مین دل ہے اور دل مین روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین

ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین و

بالجملة فعرض الشيخ احمد السهرندي ان كل لطيفة من تلك اللطائف ارتباطا ببعض من الجسد فالقلب تحت الثدي الايسر باصبعين والروح تحت الثدي الايمن بمثلها

الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ مَا ئِلًا اِلٰى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ مَا ئِلًا اِلَى الْوَسَطِ وَالْاَخْفٰى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَاْمُرُ بِحِفْظِهَا فَطِنَةُ تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذِكْرَ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ مَادًّا لِلَّفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا لِلَّفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد کے کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پھیلاتے ہوے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اوسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذاکر ہونے کے بعد نفی و اثبات کی تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پونہچا دے اور کلمہ الہ کو داہنے مونڈھے پر الیتان راست پر پونہچا وے اور

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتوین

بیان حقیقت نسبت

مَرجِعُ الطُّرُقِ کُلِّهَا اِلٰی تَحْصِیْلِ هَیْاَةٍ نَفْسَانِیَّةٍ تُسَمّٰی عِنْدَ هُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا نِسْبَةٌ وَ ارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ بِالسَّکِیْنَةِ وَ بِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقوں کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہیں اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور اونکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِیْقَتُهَا کَیْفِیَّةٌ حَالَّةٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشْبِیْهِ بِالْمَلَائِکَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَی الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان یا اطلاع یا ناظر عالم جبروت کے وَتَفْصِیْلُهٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَامَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْکَارِ حَصَلَ لَهٗ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَکَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ کُلٍّ مِّنْهُمَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَةٌ اور تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات و اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَکُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِی الْقَلْبِ سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہی تو اوسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہی قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ کَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّیْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَکَانَ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ یُسَمِّیْهَا نِسْبَةَ اَهْلِ الْبَیْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہی اور والد مرشد کو نسبت اہل بیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِیَ مَلَکَةُ التَّوَجُّهِ اِلَی الْحَجَرِ الْبَسِیْطِ بِالْجُمْلَةِ فَالْحُضُوْرُ مَعَ اللّٰهِ اَوْ اَنْ یُحْسِبَ مُتَوَانٍ مَعْنًی مِنَ الْحُبِّ الْاَکْبَرِ التَّقِیِّ اَصْرِهَا

بِالْیَادْ دَاشْتْ وَالنَّفْسُ تَتَقَوَّمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْاَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور سمجھا اونکے مشاہدے کی نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکہ توجہ سے مجرد و بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یاد داشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت تو یہ قائم ہوجاتی ہی اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہی اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہی اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرے **ف** حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا آل کار بیان کیا کہ نسبت ہی پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا کسواسکو نقل کرتا کہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طُرُقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِى الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرَائِطِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَاِقْلَاعٌ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِى الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ كَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ

رَاسِخَةٌ وَّهَيْئَاتٌ نَفْسَانِيَّةٌ فِيْهَا فَيَظْفَرُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمْرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَايِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نکیجو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انھین اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اور انھین مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طریق تحصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور ہیأت نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فصل ابیات مین یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت صحابیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محمل اصلی اور اونکے خاص اور عام کا مطمح اول یہی ہی تو مجکو لائق ہے کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال

یعنی المرزوقی ۱۲

اسی پر جو مینے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اونکے قصص و حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے

ف
وراثت تواترت
نسبت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تحصیل ۱۲

سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ایمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ
کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس
کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا قول عالم ارواح کے
باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے
کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے
ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ و تابعین کے زمانے مین
نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم
نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہی گو طرق اوسکی
تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیای طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوی مجتہدین
شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے
باطن شریعت کی تحصیل کے جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان بدعت سیئہ کا
گمان سراسر غلط ہی ہان یہ البتہ ہی کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید
رسالت کے تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو
بسبب بُعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن
اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نتھی اور اہل عجم اور بالفعل کے
عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ
طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْھَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَقَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا
کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ھَلْ ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْھَا وَتَاَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ھِیَ ھِیَ بِلَا فَرْقٍ
والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور
سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا

اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہی جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہی بافرق ثُمَّ اِنَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى السَّكِينَةِ اَحْوَالٌ رَفِيعَةٌ تَنُوبُهُ مَرَّةً وَمَرَّةً فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ اَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُولِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِيرِهَا فِي صَمِيمِ النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اون حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا اِيثَارُ طَاعَةِ اللهِ سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ لَهُ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلَى صَلَاتِهِ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِي فِي مَالِي هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي اَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُورَةٌ مَعْلُومَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات آلہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اوڑی سو ادہر اودہر جاتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان اور زمین پر جھکے تھے کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا لا ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے ساتھ دوڑا لیکے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نہ تھا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ مال

یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے
یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہی اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین
چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ
مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون
کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی
پنڈلیان اور گردنین کاٹ ڈالو ین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم
ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دفع
کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام
نے گھوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ
وَالْجَوَارِحِ لَهٗ آثَارٌ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ
يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحِكَايَاتِ اَنَّ
عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات زیدہ
مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہی اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہی حفاظ
حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو
حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو
خالی مکان مین یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین آنسوؤن سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد
کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہو گئی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز
آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے
جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہی ف مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین داخل

ہوگا وہ مرد جو رویا اسکے خوف سے یہان تک کہ وہ دو نون آنکھین بہہ جاوین اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ہر دو کثیر البکاء تھے آنکھین نہیں تھمتی تھین آنسو ون سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے
اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب مین نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ
شَیْءٍ اَمْ ہُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اوڑگیا خوف سے وَمِنْہَا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ قَدْ اَخْرَجَ
الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الْحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَاَنَّہٗ قَالَ لَنْ یَّبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ
اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ
یَرٰہَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰی لَہٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَبِہٖ
فُسِّرَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے
نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد
نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیکمرد
دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیکمرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک
حصہ ہے اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہے رویاے
صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے **ف**
مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ
بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کسی نے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب
بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْیَا الصَّالِحَۃِ رُؤْیَۃُ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ اَوْ رُؤْیَۃُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْیَۃُ الصَّالِحِیْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ
ثُمَّ رُؤْیَۃُ الْمَشَاہِدِ الْمُتَبَرَّکَۃِ کَبَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ رُؤْیَۃُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ الْمُسْتَقْبَلَۃِ فَتَقَعُ کَمَا رَاٰی

اَوِ الصَّاحِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُؤْيَةِ الْاَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِيْ كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْيَةُ الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ اِلٰى اٰخِرِ الْقِصَّةِ اور رویاے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کی واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ ف قصۂ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت سے یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کے وقت سورہ بقر پڑھتے تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا بھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سُنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رضہ سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رضہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجہ الکبریٰ نے کہا کہ اوسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اوسکو

خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا ومنہا الفراسۃ الصادقۃ والخاطر المطابق الواقع فقد جاء فی الخبر اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہی واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی ومنہا اجابۃ الدعاء وظہور ما یطلبہ من اللہ تعالی المجہد ہمتہ والیہ الاشارۃ فی الحدیث رب اغبر اشعث ذی طمرین لا یؤبہ بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ وبالجملۃ فہذہ الوقائع وامثالہا دالۃ علی صحۃ ایمان الرجل وقبول طاعاتہ وسرایۃ النور فی صمیم قلبہ فلیغتنمہا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہی اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہی اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہی کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہی کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہی کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کرجانے پر اوسکے قلب کے باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثم بعد حصول النسبۃ عروج اخر وہو الفناء فی اللہ والبقاء بہ والمحقق عندی انہ لیس متوارثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ المشایخ بالسند المتصل بل ہو موہبۃ من اللہ تعالی یہبہ من یشاء من عبادہ من غیر توارث ومما یشہد لہذا المعنی ما روی ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلۃ شیوخہ فقال لم یصل احد الی اللہ بالسلسلۃ بل وصلت الی جذبۃ ما اوصلتنی الی اللہ تعنیۃ لما ورد جذبۃ

مِن عَطِیَّاتِ اللّٰہِ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ ھٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَۃَ شُیُوْخِہٖ مَعْلُوْمَۃٌ وَّ
مَعْرُوْفَۃٌ فَمَنْ شَآءَ ھٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی سَائِرِ کُتُبِنَا وَاللّٰہُ الْھَادِیْ پھر بعد
حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے
اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہو کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوسطہ مشایخ
سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہی عنایت
کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہو جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے
کہ کسی نے اون کے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے
سے نہین پونہچا بابا مجکو تو کشش ربانی پونہچ گئی سو اوسنے مجکو اللہ تک پونہچا دیا یہ کلام
مطابق ہی اوس حدیث مروی کی کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے
عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا باانیہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی
اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونیکی تو ہماری اور کتابونکی
طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہی ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا کہ
اس مقدمے کو مینے کتاب حجۃ اللّٰہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہووے اوس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فِیْ شَیْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَیِّدِی الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے
بعضے فائدے مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہی اَوْصَانِیْ
سَیِّدِی الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِمُوَاظَبَۃِ یَا مُغْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِّائَۃً وَّاَلْفَ مَرَّۃٍ وَسُوْرَۃِ
الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرَّۃً وَّقَالَ ھٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی
الْقَلْبِیِّ وَالظَّاھِرِیِّ کِلَیْھِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی
ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہ سکے تو گیارہ بار اور فرمایا
کہ یہ دونون عمل غنائے دل اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین اَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ

الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل یوم وقال بہا وجدنا ما وجدنا
اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا
وسمعتہ یقول اذا جآءک من یتألم ضرسہ او راسہ او توجعہ الریاح فخذ
لوحا طاہرا او ضع علیہ رملا طاہرا او اکتب بمسمار ابجد ہوز حطی وشد
بالمسمار علی الالف واقرا الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم واضع اصبعہ علی
موضع الالم بقوۃ ثم اسالہ ہل شفیت فان شفی فبہا والا نقلت المسمار الی
الباء وقرأت الفاتحۃ مرتین وسالتہ کالاولی فان شفی فبہا والا نقلت المسمار
الی الجیم وقرأت الفاتحۃ ثلثا وہکذا فلا تصل الی اخر الحروف الا وقد شفاہ اللہ
تعالی اور سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد
یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور
اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر
زور سے داب اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے مکان پر
زور سے رکھے رہے پھر اوس سے پوچھ کہ تجکو آرام ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہی اور نہین تو
کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے
پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو
نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ
کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پونہچیگا مگر کہ خدا اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا
وسمعتہ یقول اذا عنت لک حاجۃ او کان لک غائب فاردت ان یرجعہ اللہ
سالما غانما او کان لک مریض فاردت ان یشفیہ اللہ تعالی فاقرأ سورۃ
الفاتحۃ احدی واربعین مرۃ بین سنۃ الفجر وفرضہ اور مین نے حضرت والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو

اور تو چاہیے کہ حق تعالی اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اوسکو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں پڑھ

ف مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے مونھہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالی اوسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجُنُونُ فَلْيَكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلٰى أَرْبَعِينَ كِسْرَةً مِنَ الْخُبْزِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ أَنْ يَأْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور میں نے سنا اونھیں حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہوجانیکا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھہ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا الفاظ رویدا تک اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور میں نے اون حضرات سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِلٰى آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُوقِظَهُ فِي أَيِّ سَاعَةٍ أَرَادَ أَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهَا اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے یہ دعا کرے کہ اوسکو جگا دے جس وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے سورۂ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحٰى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ط مجمل

حدیث کے موافق ہی چنانچہ دارمی نے اپنے مسند مین روایت کیا ہی کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ
وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَكْتُبْ هٰذِهِ الْعَوْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِىْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ
وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن مین لٹکا
حق تعالی اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہی ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ بواسطہ
کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے
کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يُقْرَاُ
صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے
اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے
اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی
کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور
نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہو
اور جو نچاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور بیشک اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر

لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گِن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے
والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم
پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہی جسنے قرآن وتارا اور وہ نیکوکارونکو
دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین
سوا ے اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا۔ وَتَسْمِعَتُهٗ
يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ
كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ
حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لْيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اوسکو چاہیے یون کہے کٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ
اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ
کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی انگلیان بند کیے
چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کٓهٰيٰعٓصٓ
اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب
ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کرے اور یاے تحتانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے
بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک
ایک انگلی بائین ہاتھ کی بند کرے۔ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ
الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ
مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور مین نے سنا حضرت والد
ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے اونکو لکھے

برتن مین لکھے اور پانی سے دھوکر پلادے آیات مذکورہ ولیشف سے آخر تک ہین وَسَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَكُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَاللُّصُوْصِ
وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَانِ بَعْدَهَا اِلَى الْخَالِدُوْنَ
وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اِلَى مُحْسِنِيْنَ وَاٰخِرُ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ
اِلٰى لَازِبٍ وَاٰيَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰى تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰيَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِيَ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا اِلٰى شَطَطًا
فَهٰذِهٖ هِيَ الْاٰيَاتُ الْمُسَمَّاةُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَكَانَ سَيِّدُ الْوَالِدِ يَزِيْدُ
عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ
يَاْخُذُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ اِلٰى شَطَطًا اور مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے تینتیس آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون
اور درندے جانورون سے پناہ ہو جاتی ہین چار آیتین سورۂ بقر کے اول سے اور
آیۃ الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتین آخر سورہ بقر کی
یعنی للّٰہ مافی السمٰوات سے آخر تک اور تین آیتین سورۂ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک
اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن سے آخر تک اور دس آیتین
صافات کے اول سے لازب تک اور دو آیتین سورۂ رحمٰن کی یامعشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو انزلنا
سے آخر تک اور دو آیتین سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ تعالیٰ جد ربنا سے شططا تک یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر
مسمیٰ ہین اور بڑھاتے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللّٰہ احد اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا
تک لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہٗ نے آیات مذکورہ کا پتا بطور اختصار کے کہ وقت
سمجھ لیگا نا واقفون کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات معدودہ کو بیان پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش کرنی نہ پڑے

[illegible]

الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم
ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اولئک علی
ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون ۞ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی
السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون
بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم لا اکراہ
فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی
لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین
کفروا اولیاؤھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون
للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء
ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون
کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک
ربنا والیک المصیر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ان ربکم اللہ الذی
خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل النھار یطلبہ حثیثا
والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم
تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا وادعوہ خوفا وطمعا ان
رحمۃ اللہ قریب من المحسنین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی
ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم
یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتالیات ذکرا ان الھکم لواحد رب السموات والارض وما بینھما ورب المشارق

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ لَا یَسَّمَّعُوْنَ
اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَی
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَّاَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ
الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَیْطًا اَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَکُلَّمَا مَرَرْتَ عَلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفُثْ فِیْهَا وَعَلِّقِ الْخَیْطَ فِیْ عُنُقِ
الصَّبِیِّ یُعَافِهِ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ اور مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوس پر سورہ رحمن
پڑھ اور جب بار کر تو فبای الاء ربکما تکذبان پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اوس پر
پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حق تعالی اوسکو اس
بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَسْمَآءُ اَصْحَابِ الْکَهْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ

یہ ہے والحراق والنہب والسمہ قید الھی ۔۔۔ رمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط آذرا
فطیونس کشا فطیونس بیونس یوانس بوس وکلبہم قطمیر وعلی اللہ
قصد السبیل ومنہا جائر اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب
کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الہی سے آخر تک
دعا کرے وسمعتہ یقول اذا عنرضت لک حاجۃ فاقرأ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
الفا ومائتی مرۃ اثنا عشر یوما فان اللہ یقضی حاجتک وھذہ عزائم اجازنی
سیدی الوالد بھا فی جملۃ ما اجازنی اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے
تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار
پڑہا کرے بارہ دن تک کہ حق تعالی تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول
فصل سے یہان تک مجکو میرے والد نے اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ
جنمین مجکو اجازت فرمائی ہی لقضاء الحاجات المہمۃ یرکع اربع رکعات
یقرأ فیہ الاولی بعد الفاتحۃ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ
رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین مائۃ مرۃ وفی الثالثۃ و
افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد مائۃ مرۃ وفی الرابعۃ قالوا
حسبنا اللہ ونعم الوکیل مائۃ مرۃ ثم یسلم ویقول رب انی مغلوب
فانتصر مائۃ مرۃ حاجات مشکلہ کے بر آنے کے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین
سورۂ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب
انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے
وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ

کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کرکے رب انی مغلوب فانتصر سو
بار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین
اسم اعظم مین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے ہووے اور جو دعا کرے قبول ہوا ور مجکو تعجب
آتا ہی اوس شخص سے کہ بواسطے انکے دعا کرے او قبول ہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ ابل اللہ
قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین
کبریت احمر کے ہی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہی۔ وہ یہ آیت ہی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعاء ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ
مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق
یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع التاثیر ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا
کرے اور مشائخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا
اونھون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہی آسان تر طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ
نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہوسکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند
بار درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی
قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی
ہو اور صحیح حدیث بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اسکے قرآن مین انکی شان مین
وارد ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین ولمن خطفہ الشیطان یقرأ
فی اذنہ الیسرٰی سبع مرات ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم
اناب اور جسکو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین
یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب وایضا یؤذن
فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذات وایۃ الکرسی والطارق
واخر سورۃ الحشر وسورۃ الصافات کلھا فان الشیطان یحترق اور دفع آسیب کا

یہ بھی عمل ہے کہ اوس کے کان مین سات بار اذان دے اور سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق یعنی والسماء والطارق اور
سورۂ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورۂ صافات ساری پڑھے
آسیب جل جاویگا وایضاً یقرأ فی اذنہ افحسبتم الی اخر سورۃ المؤمنین اور
اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سورۂ مومنین کی یہ آیتین پڑھے
أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ
إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ وَايضاً يقرأ على
ماءٍ طاهرٍ الفاتحة وآية الكرسي وخمس آيات من أول سورة الجن ويرش
به وجهه فإنه يفيق وإذا أحس بالجن في مكان فرش من ذلك الماء في
نواحي المكان فإنه لا يعود إليه اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورۂ
فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے
موضہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاوے اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو
اوسی پانی سے اوس مکان کی نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا ترجمہ کتاب
سورۂ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا
قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا
اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ
تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ورمي الشيطان بالبيت ورميهم الحجارة
يقرأ هذه الآية إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا الى رُوَيْدًا على أربعة سهام على
كل واحد خمسا وعشرين مرة ويرمي بها في أربعة أطراف ذلك البيت
اور واسطے قریب ہونے شیطان کے رمی کے اور اونکے پتھر پھینکنے کے لیے یہ آیت پڑھے

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ
ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر اونکو گھر کے
يُكْتَبُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدُرٍ
اصحاب کہف کے نام گھرکی دیوار مین
الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلَّقُ
الْجِبَالُ إِلَى جَمِيعًا وَأَيْضًا يُقْرَأُ عَلَى آ
أَوْ كَظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ تَأْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِد
الْحَيْضِ بَعْدَ وَقْعِهَا وَرَجَعَ فِي ثَلَاثِ الْأَيَّامِ اور عقیمہ
اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا
بِهِ الْمَوْتَىٰ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا پھر اس تعویذ کو
واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات
مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ
وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ
کرے حیض کے غسل کے ہونے سے اور
کرتا رہے ف مولانا نے فرمایا اور شرح
اوسپر پانی نہ ہے وَالَّتِي تُخَلِّصُ جَنِينَهَا
وَيُعْقَدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يُنْفَثُ فِي كُلٍّ مِنْهَا وَ
وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ إِلَى آخِرِهَا اور جو
کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوسپر لو گر
بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا
يَمْكُرُونَ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے

ایضاً برائے دفع جن

برائے [illegible]

برائے اسقاط جنین

[illegible] چار لوہے کی کیلون پر
[illegible] دونون کونون مین گاڑ دے وَأَيْضًا
[illegible] اَلْبَيْت اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ
[illegible] وَلِنَفْسِهِ يُكْتَبُ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي سِتِّ
[illegible] فِي تَنْفِيهَا وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ
[illegible] عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ
[illegible] أَنْ تَبْتَدِئَ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ
[illegible] عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران
[illegible] بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ
[illegible] ران مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے
[illegible] اس آیت کو پڑھے أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ
[illegible] فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا
[illegible] ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع
[illegible] دنون مین اوسکا زوج اوس سے صحبت
[illegible] عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے
[illegible] خَيْطًا مُعَصْفَرًا عَلَى مِقْدَارِ طُولِهَا
[illegible] وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَى مُحْسِنُونَ
[illegible] پہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم
[illegible] لگاوے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا
[illegible] إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ
[illegible] کے الَّتِي ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ تُكْتَبُ

فِي رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا
وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا
قُلْتُ حَقَّقْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ
دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

اور جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت
لکھے والقت مافیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے
میں لپیٹے اور اوسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی میں کہتا ہوں مجکو یا ہے جلال
الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسی
علیہ السلام کی دعا ہے معنی اوسکے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے
ف مترجم کہتا ہے اہیا بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازلی کہ
کبھی اوسکو زوال نہیں اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماے یہود کے
کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور
حاملہ کو کھلادے تو بھی جلد جنے اَلَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى يُكْتَبُ قَبْلَ اَنْ يَّمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ
اِلٰى سَمِيًّا ثُمَّ يَكْتُبُ يَحْيٰى مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اَبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن
کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ
اور اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا

پھر یہ لکھے بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد وآلہ یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاةِ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ يَاْخُذُ نَانْخُوَا وَالْفِلْفِلَ الْاَسْوَدَ وَيَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهِيْرَةِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ يَبْدَأُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا تَاْكُلُهَا الْمَرْأَةُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ حَمْلِهَا اِلٰى فِطَامِ الْمَوْلُوْدِ اور اوس شخص نے جس پر مجکو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دو شنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اوسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِيْ اَيْضًا لِلَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى اَنْ يَّخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِيْرًا عَلٰى بَطْنِهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ يَا مَتِيْنُ اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ نَقُوْلُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِيِّ الَّذِيْ اَصَابَهٗ عَيْنٌ عَائِنَةٌ يَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِيْرًا بِالسِّكِّيْنِ وَهُوَ يَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثُمَّ يَرْكُزُ السِّكِّيْنَ فِيْ وَسَطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو

اعمال [illegible] ساحرہ کہ در ہندی ڈائن [illegible] گویند ایضاً برای فرزند نرینہ [illegible]

کہتے ہین اونھین عزیمتون سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہی یہ عمل ہی اوس لڑکے کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹھنیا بھی کہتے ہین ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری گاڑ دی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہی کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب خود اوسکا ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا وَاَيْضًا اَلْحَقُّ لِلْعَيْنِ وَالْعَائِنِ اُمِرَ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَاءٍ وَّصَبَّ ذٰلِكَ الْمَآءَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمَرَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہی کہ جب نظر لگاتا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے مونہہ اور دونون ہاتھ اور دونون پانون اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اوس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہو جاوے مین کہتا ہون امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگانے والے کو اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دہونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہی اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آتی

تو نظر غالب ہو تی ور جب کوئی تجسے دُھلا وے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئے تجسے درخوہست کرے کہ مونہہ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہوا سکا برا ماننا عبث ہی اور روایت ہی کہ عثمان رضؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اوسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَیضًا اِذْرَعْ مِنْ خَیْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَّاتْرُکْهُ عِنْدَ مَنْ یَّحْفَظُهٗ ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِیْمَةَ عَلَی الْمَعْیُوْنِ ثُمَّ اذْرَعْ ثَانِیًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْیُوْنٌ فَکَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا یَذْهَبُ اَثَرُ الْعَیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَتِهٖ وَحُجَّةِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اٰشَرًا اهِیًا بَرَاهِیًا اَذُوْنَیًا اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَّایِ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهَتْ بَهَتْ اِنْتَهَتْ یَا قَنْطَاعَ النَّجَا بِالَّذِیْ لَا یَقْوٰی عَلَیْهِ اَرْضٌ وَّلَا سَمَآءٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ کَمَا اُخْرِجَ یُوْسُفُ مِنَ الْمَضِیْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِیْقٌ وَّاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِّنْهُ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِعَ الْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہی کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اوسکے پاس رکھو جو نظر زدہ کو رکھتا ہی پھر یہ عزیمت یعنی عزمتُ علیکِ سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہی پھر اوس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہی کہ بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِيْضِ الَّذِيْ اَعْيَى الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ يَكْتُبُ فِيْ اِنَاءٍ صِيْنِيٍّ اَبْيَضَ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَاَيْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہوا اور اوس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبون کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے دھوکر چالیس دن پیے مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالی اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس پھر لاویگا وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا وَيَجْعَلَانِهٖ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اِسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ يٰسٓ اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِيْقُ فَاِنْ لَمْ يَدُرْ فَلَيْسَ هُوَ

وَالْيَكْتُبِ اسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ مَا قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِاَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَّا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يُشِيْعَ فَاحِشَتَهٗ بَلْ يَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ وَاِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھین اور بدھنی کو اپنے درمیان مین تھامے رہین اور اوسکو کلمے کی دو دو انگلیون سے اوٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدھنی مین لکھے اور سورۂ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے ۔ واگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکے چرانے پر یقین نکرے اور اوسکو بدنام نکرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس چیز کے جسکا تجکو یقین نہین مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاءٍ وَّاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ اِلٰى فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

براے مرد گریختہ

اور اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکھ اور اوسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیرے کوٹھری مین دو پتھرون کے بیچ مین رکھ دے یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللہم یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ پھر یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک سے آخر تک وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ يُنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ بِأَنْ تُوصِلَ مِيمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمِ الْأَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْيَوْمَ الثَّانِيَ سِتِّينَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰى يَكُونَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَةً اور جب تو چاہے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہان تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرٰى فِي مَنَامِكَ مَا أَنْتَ فِيهِ مَخْرَجًا مِمَّا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الضِّيقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰى يَمِينِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُورَةَ التِّينِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَرِنِي فِي مَنَامِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَأَرِنِي فِي مَنَامِي مَا أَسْتَدِلُّ بِهِ عَلٰى إِجَابَةِ دَعْوَتِي فَإِنْ رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَإِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَإِنْ رَأَيْتَ وَإِلَّا فِي الثَّالِثَةِ إِلَى السَّابِعَةِ لَا يَبْعُدُهَا الْأَمْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہو اوس تنگی سے جسمین

تو مبتلا ہی تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہی پھر یون کہے خداوندا مجکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اس حال مین کشادگی اور نکاسی کردے اور میرے خواب مین وہ چیز دکھاوے جس سے مین اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو دریافت کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین تو اسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی اسیطرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہو رُقیۃ المحموم ان یکتب و یعلق علی عضدہ یبرأ سریعا باذن اللہ تعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم و تشرب الدم و تھشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یھودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسی بن مریم علیہ السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا ھشمت لہ عظما و تحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الھا اخر لا الہ الا ھو العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بریء منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم جسکو تپ آتی ہوا وسکا افسون یہ ہی کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے جلد اچھا ہو جاویگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجائے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اوسکی مان کا نام لکھے وایضا ایضا انّھم اکل یوم بعد صلوۃ العصر سورۃ المجادلۃ ثلث مرات اور یہ بھی عمل

بحرِ دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۂ مجادلہ تین بار پڑھے تپ و اسے بر ولِمَن
بِهِ الخنازیر یعقد علی سیرٍ من الاَدِیمِ علی مقدارِ طولِ المریضِ احدیٰ و اربعین
عُقدۃً تنفث فی کلِ عقدۃٍ بسمِ اللهِ الرحمنِ الرحیمِ اعوذ بعزۃِ اللهِ وقدرۃِ الله
وقوۃِ اللهِ وعظمۃِ اللهِ وبرھانِ اللهِ وسلطانِ اللهِ وکنفِ اللهِ وجوارِ اللهِ
وامانِ اللهِ وحرزِ اللهِ وصنعِ اللهِ وکبریاءِ اللهِ ونظرِ اللهِ وبھاءِ اللهِ وجلالِ اللهِ وکمالِ الله
لا الٰہ الا اللهُ محمدٌ رسولُ اللهِ من شرِّ ما اجدُ اور جسکی گردن میں کنٹھمالا ہو تو چمڑے کے
تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم الله
سے آخر تک ولِمَن ظھرت علی بدنہِ الحمرۃُ یرقیہ بھذا الدعاءِ سبعَ مراتٍ فی تشیرِ
بالسکینِ بسمِ اللهِ الرحمنِ الرحیمِ اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ وعلیٰ الِ محمدٍ وبارک
وسلم بسمِ اللهِ العظیمِ الحکیمِ الکریمِ الرحمنِ الرحیمِ ربِّ العرشِ العظیمِ
بعزۃِ اللهِ وقدرتہِ وسلطانہِ ایتھا الحمرۃُ جاءتک جنودٌ من السماءِ وقال سلیمانُ
ایتھا الریحُ اجیبی داعیَ اللهِ ومن لم یجب داعیَ اللهِ فما لہٗ من ملجأٍ وما لہٗ من ظھیرٍ
بسمِ اللهِ وباللهِ والطیبِ علی اللهِ اللهُ یکفیک واللهُ یشفیک من کلِ داءٍ یؤذیک
ومن کلِ اٰفۃٍ تعتریک لا حول ولا قوۃ الا باللهِ العلیِ العظیمِ وصلی اللهُ
علی خیرِ خلقہِ محمدٍ واٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً
برحمتک یا ارحم الراحمین اور جسکے بدن پر سرخ باد ظاہر ہو وہ افسون کرے اس
دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم الله
آخر تک ہے ولمن تشکو بصرہٗ یقرأ ھذہِ الاٰیۃ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک
الیوم حدیدٌ بعد کلِ صلوۃٍ مکتوبۃٍ اور جو ضعف بصارت سے نالان ہووے
یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید و دوا
اجتنی یا اضرہم یاخذ لوحا من النحاس فینقش فیہ اول ساعۃٍ من یوم الاحد

فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْاٰخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ وَاللهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سوا اوسمین یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اوس تختی کے ایک طرف یہ لکھوا وے یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَہَّارُ اور دوسری طرف یہ لکھوا وے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہی اور مددگار رہنے اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہو اوسکے آداب اس فصل مین ارشاد کئے قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا دین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور یہ ڈرانا اونکا ٹھہرا دین اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو کہ ڈرانا اہم ہی رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سیکھانا ضروری ہی اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھین گے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہی کہ خود دین پر قائم ہوا اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ اپنی طرف جھکا دے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہی حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا

نظم علم کز تو ترا نه بستاند + جہل ازان علم بہ بود صد بار + نہ بدان لعنت ست بر ابلیس + کہ ندانند بمی ہمین و یسار + بل بدان لعنت ست کاندر دین + علم داند بعلم نکند کار + اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يَكُونُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَكُونُ يُحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہووہ ہی جو محافظت کرے چند امور پر ازانجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہی یہ ہی کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا او نھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہی خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث

ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہی قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم بالله اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور

اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین آور دہ یعنی کلام تو بہتی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ کے وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيْسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيْبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی چند چیزین ہین ۱ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالتَّعْبِيْرُ الْمُغْلَقِ نَحْوًا ۲ اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ در پیچ کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيْهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا ۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرح کرنا کہ اوسکی صورت باندھ دے جزئی مثالون سے اور اونکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيْبُ الدَّلَائِلِ لِحُصُوْلِ النَّتِيْجَةِ بِلُزُوْمِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِيْ بَعْضٍ ۴ اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہی سَوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ ۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور

مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہی مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہوجاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوہِ الحَصرِ فِی التَّقسِیمَاتِ ۱۴ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہی وَدَفعِ الشُّبُہَاتِ الظَّاہِرَۃِ کَالمُختَلِفَینِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُشتَبِہَانِ اَو مُشتَبِہَینِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُختَلِفَانِ مِنَ المَذَاہِبِ وَالتَّوجِیہَاتِ وَالعِبَارَاتِ ۱۵ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ مخالف اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونونکا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی کَلُزُومِ مَا یَمتَنِعُ فِی التَّعرِیفَاتِ کَالاِستِدرَاکِ وَذِکرِ الاَخفٰی وَالبَرَاہِینِ کَجُزئِیَّۃِ الکُبرٰی وَسَلبِ الصُّغرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے استدراک اور اخفی تر کا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہی چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا اُسطقس فوق الاسطقسات

أَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالِانْدِرَاجِ أَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ أُخْرَى أَوْ لِكَلَامِ إِمَامٍ مِّنَ الْأَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکے کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الراے مین نظر آتا ہو اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نکلتا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہی کذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيْدُ تَلَامِذَتَهٗ فَائِدَةً تَامَّةً حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْأُمُوْرَ ثُمَّ يُنَبِّهَ عَلَيْهَا فِي دَرْسِهٖ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر انھین امور پر اثناے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا وَمِنْهَا أَنْ يُّلَقِّنَ الْأَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَهٗ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ فَإِنَّ صُحْبَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالِاسْتِطَاعَةِ الْمُمَكِّنَةِ ثُمَّ الِاسْتِطَاعَةِ الْمُيَسِّرَةِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہی یہ ہی کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو تفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہی اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہو کر اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ صحبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہی اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور

اسی کی طرف یعنی صفائی دل ہر برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں وَيُزَكِّيهِمْ یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا أَنْ يَتَّقُوا لَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى وَيَتَجَنَّبُ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْأُصُوْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَجَزَّؤُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ أَنَّ الْقَصَصَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا أَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَأَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَأَنَّهَا مَحْمُوْدٌ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں کا تیر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب انکے بعد تیر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی اور نہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اور ہمکو یہ روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ هُوَ أَنْ يَذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيْبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ وَغَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ تَدْرِيْجَ تَلْقِيْنِهِمُ السُّنَّةَ وَتَنْبِيْهِهِمْ بِمَعَايِبِ التَّشَدُّقِ وَالْإِعْجَابِ وَالتَّمَيُّزِ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ إِيْرَادِ الْآيَاتِ

وَالْاَمْثَالِ وَالْاَحْکَایَاتِ فَالْغَرَضُ بَیْنَهُمَا اَمْرُهُمْ ثَمَّ یَتَنَاقَضَانِ اَنَّهُ تَمَامًا — قصہ گوئی سے مراد یہ ہی کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو ذکر کرے اور رقت اہل اقبال یا اسکے غیر کو بہ اہتمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس کے ذکر سے اوسکا مقصود نہیں کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کریگا بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور داعیہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور ضمن ایراد حکایات اور بر محل مثل گوئی سے غرض کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین ف مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسے ہی حکایا مصداق ہین اوس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپ کو بچائیو دور رہیو وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى اَحَدًا لَا يَسْتَوْعِبُ الْغَسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَاْنِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ فِيْ شَاْنِ الْاُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانون کو پورا نہین دھوتا ہی تو پکار کے کہے کہ عذاب ہی ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت

تعیین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تجھ نے تو نماز نہ پڑھی یکجا تھی بالتنبیہ اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا چاہیے جو حق تعالیٰ فرماتا ہے چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگار و فلاح پانے والے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ملاطفت اور نرم کلامی آداب سے ہے اور سختی اور بے غیظ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ جاؤ اور ذکر اونسے اوس طرح پر جو نیک تر ہے یعنی لطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُرَاعَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ إِخْوَانٌ مُرَفَّهُونَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَإِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ أَنَّهُ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي يَدْعُو لَهُ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوتَنَّكَ فَإِنَّهُ الْكِبْرِيتُ الْأَحْمَرُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کی خبرگیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اوسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو اونکو تحریص اور ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نکرنا اوسکے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے تو اے مخاطب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر ہے اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی تفضیلت

ذکر کرکے اونمین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہو کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا فَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى اللّٰهِ مَتٰى مَا اَخَلَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہی تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو فٰ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین والا ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہو اور باطنی نسبت والا کتابہا اور سنت کے حاصل کرنے کا محتاج پس ایسا مشائخ تہ [illegible] اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہی [illegible] وَاُوْصِي طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ وَالْاُمَرَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ هٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا اخْتَارَهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہی کہ اغنیا اور امراے صحبت نرکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہ وجہ ہی جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اوسکے اکثر علماے صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةِ

ل امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہی من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کی البتہ زندیق ہوا [illegible] دین کے برباد کرنے [illegible] اور جو صوفی ہوا اور فقہ حاصل کی [illegible] اور [illegible] مستخرج از مقدمہ ۱۲/۱۲

مِنَ الفُقَہَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةِ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ
بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُتَصِفًا بِالْاَحْوَالِ
الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ
الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ
عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ
تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى
اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ

اور از انجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتی ہین اور نہ اصحاب معقول ورکلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث ورآثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو ف مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست * کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید * صوفی جاہل و عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کم خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین * بہم بر کند عاقبت کفر و دین * اور فقیہ زاہد خشک نزباطن

اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور
خالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور سب برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے
بیگانہ بخلاف اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار
اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہے
حق تعالی اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَّا
يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَآءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ
بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ
كِلَاهُمَا مُرَجَّحَيْنِ اَتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَآءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ
الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ مِّنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نکرے
فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو
بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سواگر
کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس
قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے چاہے
اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ایمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون
تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہے لہذا اسکو مجملاً
حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا
اکثر اوقات ان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے
بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر
طعن کرتے ہین اسی بھیدسے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے
مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جسکا مطلب
ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ

ترمذی اور ابو داؤد اور اونکے سوا اور ایمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور
سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی مابین شافعیہ
اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص
درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج
سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر
قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدۂ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس
طرحپر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ ملکے جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اس طرحپر
وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات
عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث
پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ موؤل اور غیر موؤل پر قادر ہو حدیث صحیح
صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علماے محققین کی تصانیف
سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث
کا ترجمہ دریافت کرکے آپ کو محدث قرار دیتا ہی شعر تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی + وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا
عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ
وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ
الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور ازانجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے صوفیون
کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے
اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے
ثابت ہی اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق
دینے والا ہی اور مددگار عارف ہونا طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ

کے جامع ہین پھریون کرنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل ہی . . . راجح ہی قادریہ . . . اسکے کہنا سے فائدہ یہی جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ نقشبندیہ قول کا کہ انکار میکنیم و نہ این کار میکنیم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کیجاتا کہ وے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحاً نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہو اور . . . بھی نکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَا ذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بجھایا کر تو یہی مذکر اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقایع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہی اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا

فِي رَاوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علما نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیر سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِأَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِإِخْبَارِ حَافِظٍ أَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيْرِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کے حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہو اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَأَنْ يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب جاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا اونکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کے لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو

اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہی پس معلوم ہوا کہ وعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل
مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہی مولانا نے فرمایا کہ
واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہی اوسکا
کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا
عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہی جنکا قول
فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ فَهِيَ
اَنْ لَّا يَذْكُرَ اِلَّا غِبًّا وَّلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ
وَفِيْهِمْ رَاغِبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہی کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ سے یعنی ہر روز یا ہر وقت
نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ
اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہی اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی
علیہ الرحمہ نے فرمایا مصرعہ از ان بیش بس کن کہ گویند بس وَاَنْ يَّجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ
كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَّبْدَاَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ
کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور انھین سے
ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً وَلَا يَقْتَصِرُ
فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوْبُ كَلَامَهُ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ
مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نکرے کلام کو
فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا
رہے کبھی اس سے اور کبھی اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین وعدے کے
پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط

ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہو اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہے تو
ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے مصرعہ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است +
وَاَنْ يَكُوْنَ مُيَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ
وَاَنْ لَا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوْ بِالْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُبْهِمُ مِنْ مِثْلِ اَنْ يَقُوْلَ مَا
بَالُ اَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ كَذَا اَوْ كَذَا اور واعظ کو لازم ہو کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی
کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کہے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے
گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نکرے
بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہ ایسا ایسا کرتے ہین **ف**
مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا اوس قوم اور
شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہو کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے اوسکی
دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمَ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ
اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ بنولے **ف** اسواسطے کہ کلام سخیف اور
خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھودیتی ہو تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنَ
الْحَسَنَ وَيُقَبِّحَ الْقَبِيْحَ وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُوْنَ اِمَّعَةً
اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا
امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مرد ہرجائی اور کابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے
اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِيْ
اَنْ يُّرِيْدَ فِيْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِيْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ
الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَى الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِيَتَحَقَّقَ فِيْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةُ بِكَمَالِهَا
بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرَ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيَ
السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَاِذَا دَانُوْا عَلَيْهَا مُهِمًّا لِلْاَذْكَارِ

فَاِذَا اَثَّرَ فِیْهِمْ فَلْیَحُضَّهُمْ عَلٰی ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ لِیَسْتَعِیْنَ فِیْ تَاْثِیْرِ هٰذِهٖ فِیْ قُلُوْبِهِمْ بِذِکْرِ اَیَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهٖ مِنْ بَاهِرِ اَفْعَالِهٖ وَتَصْرِیْفِهٖ وَتَعْذِیْبِهٖ لِاُمَمٍ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ یَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ وَکَذٰلِکَ بِالتَّرْغِیْبَاتِ عَلٰی حَسَبِ مَا ذَکَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب یون ہے کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اونکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیون اور سیئات کی برائیون کا امر کرے لباس و شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاویں تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقایع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حقتعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہے پھر استعانت چاہی موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اوسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَاَمَّا اسْتِمْدَادُهٗ فَلْیَکُنْ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَلٰی تَاْوِیْلِهِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِهِمْ مِّنْ صَالِحِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین و سوا اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے

ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پہ محمول کرینگے اور گمراہ ہو لگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پونہچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کرکہ اس وعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور داون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا یَذْکُرُ الْقِصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْکَرُوْا عَلٰی ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَاَخْرَجُوْا الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْهُمْ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ هٰذَا فِی الْاِسْرَائِیْلِیَّاتِ الَّتِیْ لَا تُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِی السِّیْرَةِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو روایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابۂ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَاَمَّا اَرْکَانُهٗ فَالتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْهِیْبُ وَالتَّمْثِیْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقِصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّکَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِیْقُ التَّذْکِیْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب و ترہیب ہی اور مثال لگانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش

سو یہ طریقہ ہی تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ أَوِ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعْوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے طریق معلوم ہو وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ فُهُومُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو ولعب نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نکرین اور بار بار مذکر سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرے وَلْيُعِدِ الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے

ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ مین آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ كِتَابٍ شَتّٰى

وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَاِجْمَالَهٗ سواگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ الْوُعَّاظَ فِيْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيْزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِيْ عَدَّهَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو اونمین سے ایک عدم تمیز ہی درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات ہین اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار کیا ہی ف سبب اسکا یہ ہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہو اوعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین جو اموجب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حال آنکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمدًا آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہی مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان پر واجب ہی کہ بلا تحقیق اور بلا آ حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ اور انمین سے مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضائے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل کیا حق تعالی بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَصَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِهَا ذٰلِكَ وَخَلْطُهُمْ فِيْهِمَا اور انمین سے ذکر کربلا اور وفات کی

قصہ خوانی اور اوسکے سواے اور موسمون مین قصہ گوئی اور اونمین خطبہ خوانی کرنا تفت اسواسطے
کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے
بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا زمانہ
ہوگیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے
واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے
اور اونکے بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہے
کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے شعر ہر بیدہ ز اصل کار ویستہ بفرع
کم معتقد خدا و بسیار بشرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِاٰدَابِ
الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ
الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور
سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور
متصل ہے یعنی مصنف سے تا مبدء رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب
کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے
اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهٗ بِسَلَفِهِ
الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ دَهْرًا
طَوِيْلًا تَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِ بِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَرَاٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ
وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ
وَعَلٰى شُيُوْخِهٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَلِمَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُ وَعَنْ
سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْهِ خَيْرًا بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالی اوس سے عفو کرے

اور اونکو اونکے زمانہ صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ
اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہوا اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونھین سے علوم ظاہرہ
اور آداب طریقت کے سیکھے اور اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر
فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اونپر اور اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات
اور کرامات گذرے اونسے مسموع ہوے اللہ سبحانہ مولف اور باقی اونکے مستفیدون کیطرف
سے اونکو نیک بدلہ دے صحب ہو شیوخا کثیرا اجلھم ثلثۃ اولھم خواجہ خرد
صحب الشیخ احمد السرہندی والشیخ الھداد وخواجہ حسام الدین صحبوا خواجہ
محمد باقی وثانیھم السید عبد اللہ صحب الشیخ آدم البنوری صحب الشیخ احمد
السرہندی صحب خواجہ محمد باقی وثالثھم الخلیفۃ ابو القاسم صحب ملا ولی محمد
صحب الامیر ابا العلا اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگ تر
اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سرہندی اور شیخ الھداد اور
خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسرے
مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ
شیخ احمد سرہندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے
مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو القاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابو العلا کی
صحبت مین رہے ف سرہند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہی سرہند کے نواح
ثم الخواجہ محمد باقی صحب خواجہ محمد امکنگی صحب اباہ مولانا محمد درویش
صحب مولانا محمد زاہد صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار والامیر ابو العلا صحب
الامیر عبد اللہ صحب الامیر یحیی صحب خواجہ عبد الحق صحب خواجہ عبید اللہ
الاحرار المذکور پہر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت مین رہے وہ اپنے باپ مولانا
درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار

کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے
وَالْخَوَاجَہ اَحْرَار صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا يَعْقُوْبُ الْجَرْخِيُّ وَخَوَاجَہ
عَلَاءُ الدِّيْنِ الْغِجْدَوَانِيُّ صَحِبَا خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد بِلَا وَاسِطَةٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَيْضًا
خَوَاجَہ عَلَاءَ الدِّيْنِ عَطَّارًا وَالثَّانِيْ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ پَارْسَا وَهُمَا مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَہ نَقْشَبَنْد
اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی
خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد
اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی
یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا
خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہی غزنی کے توابع سے اور غجدوان
بکسر غین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف کو کہتے ہین خواجہ
نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَہ نَقْشَبَنْد صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ
اَجَلُّهُمْ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَّاسِيْ وَخَلِيْفَتُهُ الْاَمِيْرُ سَيِّدْ كُلَالْ وَالْخَوَاجَہ مُحَمَّدْ
صَحِبَ خَوَاجَہ عَلِيِّ نِ الرَّامِيْتَنِيْ صَحِبَ خَوَاجَہ مَحْمُوْد اَبَا الْخَيْرِ الْفَغْنَوِيَّ صَحِبَ خَوَاجَہ
عَارِفْ رِيوگرِيْ صَحِبَ خَوَاجَہ عَبْدَ الْخَالِقِ الْغِجْدَوَانِيَّ صَحِبَ خَوَاجَہ يُوْسُفَ الْهَمَدَانِيْ
صَحِبَ عَلِيِّ نِ الْفَارْمَدِيَّ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے
بزرگ تر اونمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی
خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ
خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے
وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے
ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہی

بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور ربوگر بکسر رائے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے اور تخار مد قریہ ہی طوس کے توابع سے صحب
شُیُوخًا کَثِیرِینَ اَجَلُّھُمْ اثْنَانِ اَحَدُھُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ بْنِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِیَّ وَالْحُضْرَمِیَّ صَحِبَا الشِّبْلِیَّ صَحِبَ سَیِّدَ الطَّائِفَۃِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَالثَّانِیْ خَوَاجَہ اَبُو الْقَاسِمِ الْکُرْکَانِیُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الْکَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الرُّوْدْبَارِیَّ صَحِبَ جُنَیْدَ نِ الْبَغْدَادِیَّ

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین سے دو ہین ایک امام ابو القاسم قیشری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصرآبادی اور ابو الحسین حضرمی کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سیدۃ الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرگانی ہین جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کے صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے ف ابو القاسم قیشری رسالہ قیشریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہی قیشر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہی اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک گانون کا نام ہی رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا منشا تھا

وَالْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَہُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ اثْنَانِ اَحَدُھُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ ابْنُ مُوْسَی الرِّضٰی صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ حُسَیْنَ صَحِبَ اَبَاہُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ صَحِبَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيْهِمَا دَاؤُدُ الطَّائِيُّ صَحِبَ فُضَيْلًا وَحَبِيْبًا نِ الْعَجَمِيَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَتَبْعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهٖ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِيْ صِحَّتِهَا وَاتِّصَالِهَا

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگترا ونمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے بزرگترا ونمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے اونمین سے انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور اونکے سنت کے حافظ تو یہ سلسلہ صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہین اس رسالے مین کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہی یعنی روحی فیض ہی اور اس رسالے مین غرض یہ ہی کہ نسبت صحبت کی عرض عالم شہادت مین جو ثابت ہی مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی اور

صحیح ہی شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہوا اور اونکو بایزید بسطامی
کی روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ رسالہ
قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہی وَلِلْإِمَامِ جَعْفَرِنِ الصَّادِقِ
اَيْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰى جَدِّهٖ اَبِي اُمِّهٖ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ
نِ الصِّدِّيْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رض کی طرف
بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے اونکو ابی بکر صدیق سے اونکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْهَا سَلَاسِلُ اُخْرٰى الْاِتِّصَالُ فِيْ طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِيْ طَرَفِ الْبَيْعَةِ
اَوِ الْخِرْقَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيْقَةَ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ
عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ
عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاهْ كَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنا بر صحبت کے
اتصال ہی اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے
والد شیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے
اونھون نے شیخ احمد سرہندی سے اونھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونھون نے شیخ
شاہ کمال سے وَاَيْضًا عَنْ شَيْخِ سِكَنْدَرَ عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِ كَمَالِ نِ الْمَذْكُوْرِ عَنِ السَّيِّدِ
فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ گدا رَحْمٰن عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّيْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّيِّدِ گدا رَحْمٰن بْنِ
اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّيْنِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّيْنِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ
عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ الدِّيْنِ قِتَالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ
عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِيِّ عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ
التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِنِ الشِّبْلِيِّ بِسَنَدِهِ الْمَذْكُوْرِ
اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا ہی اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور

سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سے اونکو ابو سعید مخزمی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض ف یہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید راے مہملہ مشددہ منسوب بغداد کا ایک کوچہ ہو وَاَیضًا تَاَدَّبَ شَیخُنَا عَبدُ الرَّحِیمِ عَلٰی رُوحِ جَدِّہٖ لِاُمِّہٖ الشَّیخِ رَفِیعِ الدِّینِ مُحَمَّدٍ وَاَجَازَلَہٗ قَبلَ اَن یُّولَدَ بِسِنِینَ بِطَرِیقِ خَرقِ العَادَۃِ وَعَن اَبِیہِ قُطبِ العَالَمِ عَن نَجمِ الحَقِّ جَائِلدَہٗ عَنِ الشَّیخِ عَبدِ العَزِیزِ اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اور ا وغون سے اونکو اجازت طریقت دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جائلیدہ سے اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالۂ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَہٗ طُرُقٌ اُخرٰی اَجَازَلَہُ السَّیِّدُ عَظمَۃُ اللّٰہِ الاَکبَرآبَادِیُّ عَن اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیخِ عَبدِ العَزِیزِ عَن قَاضِی خَان یُوسُفَ النَّاصِحِیِّ عَن حَسَنِ بنِ طَاہِرٍ عَن سَیِّدِ رَاجِی حَامِد شَاہ عَنِ الشَّیخِ حِسَامِ الدِّینِ المَانِکپُورِیِّ عَن خَواجَہ نُورِ قُطبِ العَالَمِ عَن اَبِیہِ عَلَاءِ الحَقِّ بنِ اَسعَدَ اللَّاہُورِیِّ البَنگَالِیِّ اَخِی سِرَاجِ عُثمَانَ الاَودِیِّ عَنِ الشَّیخِ نِظَامِ الدِّینِ اَولِیَا عَنِ الشَّیخِ فَرِیدِ الدِّینِ گَنجِ شَکَرٍ عَن خَواجَہ قُطبِ الدِّینِ بَختِیَارِ کَاکِیِّ عَن خَواجَہ مُعِینِ الدِّینِ السِّجزِیِّ

عَنْ خَوَاجَہ عُثْمَانَ ھَارُوْنِی عَنْ حَاجِي شَرِيْفِ الزَّنْدَنِي عَنْ خَوَاجَہ مُوْدُوْد چِشْتِي عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَہ يُوْسُفَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِي عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ چِشْتِي عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَہ اَبِي اَحْمَدْ چِشْتِي عَنْ خَوَاجَہ اَبِي اِسْحٰقَ الشَّامِي عَنْ مُمْشَادْ عِلْوِ الدِّيْنَوَرِيِّ عَنْ اَبِي هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْمَرْعَشِي عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے اونکو سند حاصل ہی اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشایخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے اونکو خواجہ مودود چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے اونکو ممشاد علو دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ف مولانا نے فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین اور سنجری بکسر سین مہملہ وسکون جیم

سند سلسلہ چشتیہ

وزاے عجمہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہی سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اوسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور بار وزان قریہ ہی زندنہ سے آدھکوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے اور اب اوسکو شافلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا بِالْحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ رَآهُ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهُ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَأَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ اسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بایں طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنے بیعت کی اور آپ نے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَأَيْضًا مِنْ رُوحِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ وَالْخَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ نَقْشْبَنْد وَالْخَوَاجَهْ مُعِينِ الدِّينِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَأَنَّهُ رَآهُمْ وَأَخَذَ مِنْهُمُ الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ایمہ طریقت کے ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر

اور حضرت والد ہمسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلَى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضَى مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى الْمِيْرْزَاهِدِ الْهِرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيْرْزَاجَان وَغَيْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهٖ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سو اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میر زاہد ہروی سے پڑھین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میر زاہد نے میرزا فاضل سے اونھون نے ملا یوسف کوسج سے اونھون نے میرزاجان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اونھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذۂ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم **ف** علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہو لہذا مصنف نے اوسکو ذکر فرمایا وَاَجَازَنِي مِشْكٰوةَ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَةُ الثَّبْتُ حَاجِي مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ فِي مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهٗ فِي هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری

وغیرہ صحاح ستہ معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونھون نے
اپنے والد شیخ محمد سعید سے اوھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے
اونکی سند طویل مذکور ہے اونکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ تمامی ہے اوس مضمون
کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا ابتدا مین بھی
اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن توفیق
سے ترجمہ قول الجمیل کا جو بیسوین ربیع الآخر ۱۲۶۰ھ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہو گیا حق تعالے
میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے
اور ان حضرات کے نور باطن سے میری ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور
اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین ؎

خاتمۃ الطبع

ہزارون شکر پروردگار و درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ ان دنون یہ کتاب سلوک
و معرفت مین لاجواب کہ متن اوسکا **قول الجمیل** تصنیف عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ
حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی کا ہی اور ترجمہ اوسکا **شفاء العلیل**
تالیف مولانا خرم علی صاحب بلہوری مرحوم کا ہی اور فوائد اوسکے
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز سے مستفاد اور حواشی
اسپر مولانا نواب قطب الدینخان دہلوی لکھے ہوئے ہین
بتصحیح تمام بار دوم **مطبع نظامی** واقع کانپور
مین ماہ رمضان ۱۲۸۰ ہجریہ کو
حلیہ طبع سے آراستہ
ہوئی

هِدَايَةُ السَّبِيل
ضمیمۂ
شِفَاءُ العَلِيل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شکر و سپاس بیقیاس اوس خداوند وحدت اساس کا کہ جسنے ہمکو واسطے معرفت طریق باطن کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قران شریف بھیجکر راہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزارون صلوات و سلام اوس شفیع یوم القیام و آلہ العظام و صحبہ الکرام پر کہ جسنے ہمکو ظلمت گمراہی کفر سے نکالکر ہدایت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت کے طریقت سلوک معارف کی سکھائی بعد اسکے ارباب عرفان و اصحاب ایقان پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقۂ ظاہریہ کو علوم باطنیہ و اسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیہ صافیہ سے عداوت رہی کسی نے انپر تکفیر کا حکم لگایا اور کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا تصوف کو زندقہ ٹھہرایا بیعت مسنونہ کو بدعت مذمومہ بنایا خصوصًا اس زمانے مین فساد اسکا پہیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن مین کامل اور کتاب و سنت کے پورے عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے کیچ پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے صاف راستے مین رخنہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے مین کا ایک شخص پنجابی لاہوری مین مجتہد مشہور مذاق عرفانی سے کوسون دور مولوی ابو عبداللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک کتاب موسوم تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف کی اور اوسمین نسبت بیعت و الہام

ودیگر طرق حضرات صوفیہ کرام کے مذمت کی داد دی اور نہایت بیباکی سے بزرگان دین
اور سلف صالحین کو مخالف کتاب وسنت کے ٹھہرایا اور اونکو نشانہ تیر ملامت کا بنایا اگرچہ
عموماً جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہفوات لایعنی کا کتاب اثبات الالہام والبیعۃ
بادلۃ الکتاب والسنۃ مین ہوچکا ہی لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب **قول الجمیل**
کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارد کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا
بنام ہدایۃ السبیل لکھکر بطور ضمیمے کے اس کتاب مین لگا دیا گیا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

اعتراضات قصوری

یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی بدعت اور مستحدث ہین فقرا اور اہل اللہ کی صحبت
مین کچھ اثر نہین آور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز مین حلاوت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہی اور
نہ اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل ہی اور جو دربارہ بیعت کے **قول الجمیل** مین
مرقوم ہی فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّهَا مَقْصُوْرَةٌ عَلٰى قَبُوْلِ الْخِلَافَةِ وَاَنَّ الَّذِيْ تَعْتَادُهُ الصُّوْفِيَّةُ
مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِيْنَ لَيْسَ بِشَيْءٍ یعنی پس ظن کیا ایک قوم علما نے کہ بیشک یہ بیعت منحصر ہی
قبول خلافت پر اور جو عادت صوفیون کی ہی کہ اپنے مریدون سے بیعت کرتے ہین یہ بیعت کچھ بھی
چیز نہین اگرچہ شاہ ولی اللہ نے اسکا رد کیا ہی لیکن تامل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اونکا ہیچ
در ہیچ ہی اور پورا نہین کیونکہ قوم علماے مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہی اونکا دعوی یہ ہی
کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہوگئی الا بیعت
قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ آنحضرت کبھی اقامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے
اور کبھی تمسک بالسنۃ کی اور کبھی عدم سوال پر الی آخرہ جواب لغو ہی کیونکہ خلاف دعوے کی ہی
اور پھر کہا کہ بیعت اسلام کی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم ہی
اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ خلفاے راشدین کے وقت یہ لوگ جبرا مسلمان کیے جاتے تھے
اسی واسطے متروک تھی اس جواب پر یہ اعتراض ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

الا آیہ یعنے ایمان اکراہ سے قبول ہی نہین ہوتا اور پھر کہاہے کہ غیر خلفاے راشدین کے وقت متروک تھی اسکا جواب یہ دیا کہ اکثر خلفا ظالم اور فاسق تھے اسواسطے بیعت اونسے نہ کی گئی اسپر یہ اعتراض ہو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی اگر خلیفہ فاجر تھے تو اور علماء مجتہدین تبع تابعین تو موجود تھے انھون نے کیون نہ بیعت کی معلوم ہوتا ہو کہ شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہو ۔ مراخواندی وخود بدام آمدی ۔ پھر شیخصاحب فرماتے ہین کہ بیعت تمسک بحبل القوی بھی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے اونکو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی راقم کہتا ہو کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم وشام وغیرہ ملکون کے جو نئے مسلمان ہوئے تھے اونکو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پھر السلام علیك بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہو نہ ترک سنت کی پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ زمانہ خلفاے راشدین مین کیون متروک تھی اسواسطے کہ خوف تھا افتراق کلمۂ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت خلافت نہ سمجھ لین اور فتنہ نہ اوٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف خلیفون کے بیعت توبہ متروک تھی مین کہتا ہون کہ یہ دلیل تو اور بیعتون کے وقت مین بھی لگتی ہو یعنے خلفاے راشدین کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت توبہ کی ترک ہوئی اس وجہ سے کہ زمانۂ غیر خلفا سے لگانا اوسپر خاص کرنا بیوجہ ہو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الے آخرہ اسی خوف سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت پھر کہتے ہین کہ اسوقت کے صوفیون نے خرقہ پہنانے کو قائم مقام بیعت کے کر لیا راقم کہتا ہو کہ خلفاے عباسیہ کی حکومت ۶۵۶ ہجری تک قائم رہی اسوقت تک صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا آپ فرمائیے تغیر سنت کے کیا معنے ہین کہ ایک سنت کو ترک کرکے اوسکی جگہ ایک شئی مستحدث قائم کر لین کس دلیل سے اون لوگون نے خرقے کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہو کہ جب خوف سے

کوئی سنت ادا نہو سکے تو سنت کو ترک کر کے اوسکے قائم مقام کوئی ایسی شے احداث کرلین جسکی کوئی اصل دین مین نہو اسکی نظیر شرع مین کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو مداہنت اونھون نے کیون کی چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی وہان جاکر رہتے اگر ہجرت نہوسکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چھپ چھپکے ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہوتا تمنے دیکھا کہ سکھون کے عہد حکومت مین اذان اور ذبیح سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دوا سے طبّی ہے کہ ایک دوا نہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کردین اور کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین کہ خلفا نے مشائخ کو بیعت سے منع کیا ہو یہ صرف شیخصاحب کا عذر اور بہانہ ہے شیخصاحب تو خود اور اونکے والد ماجد (یعنی مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب) اس بلا مین مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ جب بیعت کی رسم خلیفون مین او ٹھگئی تو صوفیون نے فرصت کو غنیمت جانکر بیعت مسنونہ جاری کی مین کہتا ہون کہ شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا یہان شاہ عبد العزیز صاحب حاشیے پر لکھتے ہین کہ حضرات صوفیہ اس کام کے جاری کرنے مین مصداق اس حدیث کے ہوے مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے جسنے رواج دیا میری سنت کو بعد میرے کہ لوگون نے اوسکو چھوڑ دیا ہو پس اوسکو اون سبکا ثواب ملیگا جنھون نے اسپر عمل کیا مین کہتا ہون کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہین ہوے بلکہ انھون نے تو بدعت صریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑ کر ایسا پیری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنت ہوا اور سنت متروکہ و منسوخہ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فتدبّر لیکن شیخصاحب اور اونکی اولاد تو ان معین مستند ہین قول الجمیل مین کیا کچھ لکھا ہو جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے مثل مشہور ہے حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ تمام ہوئی عبارت قصوری کی ❋

جوابات

قولہ یہ چارون مذہب بدعت ہین الخ حالانکہ یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی موافق عمل کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے حق ہین اور حقیقت دین اسلام کی انہین چارون مین دائر وسائر ہی اور قیامت تک یہی قائم رہین گے اور کسی کے بدعت کہنے سے نہ مٹین گے اور انہین جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہی یہ کسی طرح منافی حقیت کے نہین بلکہ یہ اختلاف ایسا ہے جیسا صحابہ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف ہوا کرتا تھا اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض وعداوت نہین رکھتے تھے اور مثل خوارج اور روافض کے باہم سب وشتم نہین کرتے تھے صلحا اور ائمہ دین کی محبت جزو ایمان ہی اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہی یہ چارون مذہب انکے ساتھ اس اعتبار سے منسوب ہین کہ انھون نے استنباط مسائل فرعیہ کے احکام حلال وحرام مین بڑی بڑی کوششین اور محنتین کی ہین اور کتاب وسنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج مین نہایت مشقتین اوٹھائی ہین اور ہر ایک نے خالصا لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق وتنقیح کی ہی اور کس درجہ کی تلاش کامل اور تفحص بالغ سے دین محمدی کو رونق دی ہی اسیواسطے تقلید ان حضرات کی مسائل فروع مجتہد فیہا اور احکام اجتہادیہ مین بہت ضروری ہوگئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی مین ایک ہین تعصب اسمین کسکو نہ تھا یہی صراط مستقیم مابین افراط وتفریط کے ہی اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اور یہ ظاہر ہی کہ غیر مقلدی اور لامذہبی اس زمانے مین بالکل تلہی فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کو موجب تخفیف مکلفین ہی کہ جب کسی امام کی تقلید نہین ہی تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل المختلفہ کا فتح باب ہوگیا جو جی مین آیا اور نفس کو بھایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی چلو غرض آئی تکلیف شرعی اوٹھگئی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہوکر حنفی یا شافعی بنجانا اور خاص کسی امام کی ائمہ اربعہ مین سے متابعت کرنا عین اتباع محمدی ہو اختیار

طریقۂ نبوی ہے کہ اصل ان مذاہب اربعہ کی وہی قرآن وحدیث اور حکم خدا و رسول ہے اور درحقیقت یہ ائمہ مجتہدین اور انکے مقلدین فقہاے کاملین اور محدثین محققین سب کے سب محافظان شریعت و پاسبانان سنت ہین اور انھین کے ذریعے سے ہمکو سیدھی راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت وحرمت مفہوم ہوئی انھون نے فقہ وحدیث کو خوب چھانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے کھوٹے کھرے کو خوب پہچانا انھین کے طفیل سے مسائل فقہیہ کی تفصیل معلوم ہوئی اور اونھین کے بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ مین آیا اور کتاب وسنت کے ناسخ ومنسوخ کو پایا وہی لوگ قرآن وحدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارع سے مسائل کے نکالنے مین کامل اور صاحب مذہب ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہین اونھین کی کتابون سے آج تمام امت سند پکڑتی ہے اور اونھین کے اعتبار پر مدار کار ہے اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث معاذ اللہ گمراہ تھے تو اونکی روایت کا کیا اعتبار رہا امام بغوی دارقطنی نووی ذہبی ابن حجر عسقلانی ابن عبد البر طحاوی زیلعی ابن قیم جوزی حافظ سیوطی وغیرہم جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صدہا مثل انکے بلکہ روایت ودرایت مین انسے بھی بڑھکر سب کے سب مذاہب ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اس امر کو بوجوہ مصالح دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ اس محدث اور بدعت کیطرف نسبت کرنے سے بدعتی اور گمراہ ٹھہرین تو بتلائیے پھر ہدایت والا کون ہے کون رہبر ہو بھلا جب خضر بہکانے لگین ؂ ہون مسیحا دشمن جان پھر دوا کسکی کرین ؂ بس بزرگان دین خصوصًا حضرات ائمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانو اور حسن عقیدت سے اونکا اتباع کرو اور انکے طریقے کو عین طریق سنت سمجھو اور اگر کسی جزئی مسئلے مین کسی ظاہر حدیث سے اونکے قول کی مخالفت پائی جاوے تو وہان بلا تحقیق اور بسبب نقص کتب مسائل کے بدظن ہوکر برا نکہے دیکھو انھین لوگون کے حق مین سوء ظنی اور بدگوئی سے بچے کیواسطے حق تعالیٰ نے ہم لوگون کو اسطرح دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنے اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے

بھائیون کو جو ہمسے سابق تھے ایمان مین اور نکر ہمارے دلون مین مومنونکی برائی کا لگاؤ اے رب ہمارے بیشک تو ہی مہربان رحم والا انتہی بلکہ ہمپر ان حضرات مجتہدین کی شکرگذاری بموجب اس حدیث شریف کے واجب ہی مَن لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنی جو لوگون کا شکرگذار نہین وہ اللہ کا بھی شکر نہین کرتا

پس ہمپر انکے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہی کہ انھون نے ہماری ہدایت کیواسطے تنقیح مسائل دینیہ مین کیسی کیسی کوششین کین کہ جنکی برکت تقلید سے ہزارون نے مرتبہ ولایت کو پایا اور لاکھون کرورون کو پابندی مذہب کے فیض تعلیم سے منزل قربت تک پونہچایا **قولہ** فقرا اور اہل اللہ کی تاثیر صحبت سے عبادت مین کیفیت نورانی پیدا نہین ہوتی الخ اسمین تو قصوری صاحب کا انکار بدیہی ہی بیشک اہل اللہ کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہی اسواسطے کہ صحابہ کرام آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی حضور وصحبت کے فیض وبرکت سے ایسی توجہ دلی واطمینان قلبی کے ساتھ نماز مین مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنون کے تیر بدن مین گھس جاتے اور فوج کفار سے زخم پر زخم کھاتے باینہمہ فرط حلاوت سے جبتک نماز سے فارغ ہوتے اپنی حالت کیطرف توجہ نکرتے یہ قصہ ابوداؤد مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اسطرح کا خشوع وحضور دل مثل اہل اللہ کبھی خواب مین بھی ندیکھا ہوگا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہی افسوس صد افسوس ایسا انکار بھی بیجا ہے کہ جس سے انکار کرامات اولیاء اللہ کا لازم آوے اب اس زمانے مین بھی ہزارون صوفیہ کرام کی ایسی حالتین بچشم خود ملاحظہ کی ہین جنکو اونکو اللہ تعالی جاہتا ہی اپنے نور صحبت سے منور کرتا ہی اور اونکے دل وجان کی روح پر تجلی خاص کا پرتو ڈالتا ہی چنانچہ اللہ تعالی مثال نور کی بیان فرماتا ہی یَکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُّوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنی قریب ہی کہ تیل اوسکا خود ہی روشن ہوجاے اگرچہ نچھوے اوسکو آگ نور ہی اوپر نور کے ہدایت کرتا ہی اللہ اپنے نور سے جسکو چاہے انتہی اور نیک صحبت کے برکات وفوائد احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہین آنحضرت نے فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً متفق علیہ یعنی صحبت ہمنشین صالح کی مانند صحبت

مشک فروش کی ہی جو پاس اُسکے بیٹھے گا بے نصیب ہوگا یہ حدیث مروی ہی بخاری اور مسلم مین اور ایک دوسری حدیث بھی صحیحین مین وارد ہی هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی ذاکرین خدا ایسے لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا فیض و برکت صحبت سے بے نصیب اور محروم نہین رہتا اگر قصوری صاحب کو اسپر اطلاع ہوتی تو ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نکر بیٹھتے ظاہر ہی کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دل کی نماز کے ساتھ کچھ نسبت نہین جیسا کہ غافلون کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنی عذاب الٰہی سے خرابی اور تباہی ہی اون نمازیونکی جو اپنی نماز کی کیفیت سے غافل ہین اور اہل اللہ کے حق مین ارشاد کرتا ہی قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ یعنی بیشک کامیاب ہوے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین انتہی پس ان دونون آیتونکے مفہوم کو بنظر تدبر دیکھنا چاہیے کہ حق تعالی نے غافلون کی نماز کو ویل اور خرابی اور تباہی کا سبب فرمایا اور خشوع کرنیوالونکی نماز کو فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يُكْتَبْ لَهُ مِنْهَا إِلَّا نِصْفُهَا إِلَّا ثُلُثُهَا حَتَّى قَالَ إِلَّا عُشْرُهَا یعنی خدا کا بندہ نماز پڑھکر فارغ ہوا اور اوسکے نامہ اعمال مین نماز کا ثواب کبھی آدھا لکھا جاتا ہی اور کبھی تہائی یہانتک فرمایا کبھی دسوان حصہ رواہ اصحاب السنن پس ظاہر ہی کہ یہ کمی بیشی ثواب کی بعلت قلت و زیادت خشوع و حضوری نمازی کے ہی ورنہ بحسب ظاہر تو سب نمازی برابر ہین ان نصوص پر اگر قصوری صاحب کو آگہی ہوتی تو بے سمجھے یہ اعتراض نکر بیٹھتے **قولہ شغل** پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل نہین الخ حال آنکہ یہ دعوی محض غلط ہی اکثر اشغال و اوراد صوفیہ کرام کے اذکار قرآنیہ و ادعیہ نبویہ ہین اور مراقبات انکے بحکم نصوص ثابت ہین جنسے دل کو نورانیت و حیات طیبی حاصل ہوتی ہی اور رجوع الی اللہ و انابت و انقطاع و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہی مراقبہ معیت مراقبہ قربت مراقبہ صمدیت اکثر آیات قرآنیہ سے ثابت ہی جیسے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی وہ اللہ تمہارے ساتھ ہی جہان کہین تم ہو اور آیت وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم انسان کی طرف اسکی رگ جان سے زیادہ قریب ہین اور آیت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہی

ہے پیدا کیں قصوری صاحب کا اشغال و اذکار صوفیہ کو بے اصل کہنا صرف منشاء جہالت اور بے علمی کا
سبب ہے اسمین کوئی شک نہین کہ کوئی امر بدعی اور محدث کسی قوم مین مروج ہو شرعاً کچھ قدر نہین
رکھتا اور عند اللہ ایک جو کی برابر نہین بلکہ موجب ضلالت اور خلاف شریعت ہے صوفیہ کا ایجاد ہویا
کسی اور کا احداث ہان البتہ بدعت حسنہ جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ وصول الی اللہ ہو
بشرطیکہ شریعت میں اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا مثاب ہوگا اور اشغال و اذکار صوفیہ
کے جنسے انقطاع و تبتل و خشیت و تذلل و قناعت و توکل و انابت و استقلال و تقوی و تجلیہ روح
و تخلیہ دل و تزکیہ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیہ حاصل ہوتا ہے کتاب و سنت سے ثابت ہین اور
اصل اونکی شرع مین موجود ہے پس بنی ان سب امور معمولہ صوفیہ کا ہدایت و ارشاد ہے پھر ایسے امر
بدیہی الثبوت کا انکار خرط القتاد ہے **قولہ** اس بیعت کے انکار مین اکثر ایمۂ دین بھی قصوری صاحب کے
ساتھہ ہین الخ واہ اس جھوٹ کا کیا کہنا قصوری صاحب اکثر کو تو جانے دیں ایمۂ دین میں سے
دو ایک کا ہی نام تبلادین کہ کون اس انکار بدیہی میں اونکا شریک ہے ہرگز کوئی اونکا شریک نہین
فقط اس عبارت قول الجمیل کو دیکھکر قومٌ انّھا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ
یہ دعوا کر بیٹھے اور فریب ہی عوام کیواسطے اپنی طرف سے قوم کے معنی قوم علمای مجتہدین کے لکھے
یہ کونسی دیانت ہے اگر منکرو نمین سے کوئی عالم مشہور یا مجتہد ہوتا تو بالضرور کوئی نہ کوئی مفسرین یا
شارحین حدیث مین سے کسی آیت یا حدیث کی تحت مین اس اختلاف کا ذکر کر دیتا اور مخالف کا
نام لکہدیتے اور بالفرض کسی نے لکھا بھی تو وہ اون لوگو نمین سے ہے جنکو فن حدیث سے کچھ وقعت نہین
اور قصوری صاحب کی طرح فہم علم سے قاصر ہین اوس قوم بے علم مجہول الاسم نے تو سوای بیعت خلافت
کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہے اور قصوری صاحب ونکے قول کی یون تاویل کرتے ہین
انکا دعوی یہ ہے کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک
ہوگئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہے کیونکہ خلاف دعوے کے ہے حالانکہ قصوری صاحب نے
نہ کوئی منکر و نکی تحریر لکھی اور نہ اونکا کوئی دعوی سنا ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسیکی بات

باطل دعوی سنکر فقط قوم لکھ دیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کیا قصوری صاحب نے نہ اونکا
قول دیکھا نہ سنا یونہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب سے زبردستی لڑائی باندھی اور
اونکو الزام بلا ایلزم دیا حالانکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ اس طالب نے کو جملہ
اقسام بیعت کے وجود سے انکار ہے اسیواسطے اوسکا رد کر دیا اور نہیں معلوم کہ قصوری صاحب کیا سمجھکر
شیخ کے جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور چھوٹا منہ بڑی بات اونکی نسبت لفظ لغو لکھتے ہین
کہان قصوری ہیچ نہ آگاہ اور کہان حضرت شاہ ولی اللہ آیۃ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے کیا
ہوتا ہے ؎ سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند ٭ طعن خفاش کجا رونق خورشید برد ٭ **قولہ** اہیر
یہ اعتراض ہے کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نجاری کی الخ اصل جواب اسکا یہ ہے
کہ خلفا کے وقت مین بیعت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چہ معنی دارد کہ تحصیل حاصل و اعلام
معلوم تھا صحابہ کرام نے اول ابوبکر صدیق بعد اونکے عمر فاروق بعد اونکے عثمان ذی النورین بعد اونکے
علی مرتضی رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ پر بیعت کی معاذ اللہ قصوری صاحب کو خلفاء راشدین کی خلافت
اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو سب مفسرین اس آیہ کریمہ کو انھین منکرین خلافت خلفاء اربعہ کے حق مین [illegible]
بتلاتے ہین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یعنی جن لوگون نے انکار کیا
بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق ہین انتہی اگر کوئی بیان کرے کہ یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی عہد اسبات کا تھا
کہ ہم بغاوت نکرینگے اور گفتگو انکار کی تو بیعت توبہ مین ہے سو ہم اوسکے جواب مین روایات کتب حدیث
پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم ہو جائیگا کہ حق کسکے جانب ہے چنانچہ صحیح بخاری مین وارد ہے
کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفہ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان
کو خلیفہ مقرر کردیا اور بیعت کے وقت یہ کہا اُبَايِعُكَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ
مِنْ بَعْدِهِ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا و سنت رسول اللہ و طریقہ شیخین پر اور بروایت
امام احمد مروی ہے اُبَايِعُكَ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَسِيرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب خدا و سنت رسول خدا و طریقہ ابوبکر و عمر کے انتہی پس جب

بیعت کا ان روایتون مین ذکر ہی ظاہر ہو کہ وہ بیعت تقوی ہی خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین
داخل ہین اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے تک کرتے رہے وہ
اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی پس یہ بیعت جو مشائخ
صوفیہ مین مروج ہی سنت مستفیضہ ہی نہ ہی سو یہ کہنا اوسکا جہل و نادانی پر محمول ہو گا اسواسطے
کہ اگر مطلق بیعت بھی لیجاوے تو وہ بیعت توبہ سے خارج نہو گی بیعت توبہ مین تو کل اقسام بیعت کے
داخل ہین بیعت توبہ کیا ہی (سب گناہون سے توبہ کرنا اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہی) اور یہی
بیعت اسلام بھی ہی کہ اوسمین شرک وکفر ودیگر گناہون سے تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا
عہد کرنا ہوتا ہی اسیطرح بیعت جہاد بھی ہی کہ اوسمین ثبات وصبر واستقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی
رسول اللہ دنلع با ہی اور میدان جنگ مین بھاگ جانے سے بیزار ہونا ہی پس جب بیعت توبہ کا
ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت بنص قرآنی اور
احادیث صحیحہ سے ثابت ہی پس تفرقہ کرنا بیعتون مین کہ بعض سنت ہی اور بعض بدعت جیساکہ قصور بصاحب
کی وجہ سے ثابت ہوتا ہی باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقوی سب ایک ہی چیز ہین
اور بیعت جہاد انکی ایک فرد ہی اور سوا اسکے اور اقسام کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری
رہین جابجا صحیح بخاری مین ہی صفحہ ۷ بَابُ الْبَیْعَةِ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ ہو صفحہ ۱۹ بَابُ الْبَیْعَةِ عَلٰی
اِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وصفحہ ۱۰۶۹ بَابُ کَیْفَ یُبَایِعُ الْاِمَامُ النَّاسَ اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور
قسم قسم کی بیعت کا اسمین ذکر ہی مثلاً سچ بولنا اور دینی معاملات مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا اور مسلمان
بھائیون کی خیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ وسنت رسول اللہ وسیرت خلفای راشدین کے عمل کرنا
اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور مین امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہی اور
صفحہ ۱۷ جلد ثانی مصفی شرح موطا مین ہی بَابُ الْبَیْعَةِ عَلٰی اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَرْکِ الْکَبَائِرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ
مِنْ اَحْکَامِ الشَّرْعِ اور اس باب مین عورتون کی بیعت کا بھی ذکر ہی پس بیعت صرف خلافت کیواسطے خاص
نہین ہی بلکہ عام ہی جیساکہ مذکور ہو چکا اور یہ بیعت توبہ و استغفار کی جو حضرت صوفیہ مین معمول بہا ہی

اوسی سنت نبوی سے ثابت ہوتی ہے اسیواسطے مسوی شرح موطا کے باب مذکور مین مسطور ہے وَفِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی
اَنَّ الْبَیْعَۃَ غَیْرُ مَقْصُوْرَۃٍ عَلٰی قَبُوْلِ الْخِلَافَۃِ وَالَّذِیْ یَتَعَاھَدُہٗ مَشَایِخُ الصُّوْفِیَّۃِ لَہٗ
وَجْہٌ یعنی اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین ہے اور جو صوفیون مین بیعت کا رواج
ہے سو اوسکے لیے شریعت مین اصل وماخذ ضرور ہے اور اس آیت شریفہ مین بھی بما عاہد سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی
ہے اور ایفاے عہد وپیمان کیواسطے جو وعدہ ترک معاصی وبجا آوری احکام شرعیہ کا ہے حقتعالی کیطرف سے وعدہ
عطاے اجر عظیم ہے وہ آیت یہ ہے وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی
جسنے پورا کیا کام جسپر اوسنے اللہ تعالی سے عہد وپیمان کیا تھا پس عنقریب دیگا اوسکو اللہ تعالی بڑا ثواب
اور ظاہر ہے کہ بنا کا بنا بیعت کی نیابت پر ہے اپنے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا ورسول سے معاہدہ کرنا
ہے اور علماے شریعت وہادیان طریقت نائب رسول اللہ اور وارث انبیا ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بھی حقتعالی کیطرف سے نائب ہو کر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیہ کریمہ اسپر نص صریح ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین بیشک وہ بیعت
کرتے ہین اللہ سے ہاتھ اللہ کا اونکے ہاتھ پر ہے اور اگر صاحب قول جمیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو جواب یہ
کہ بعد خلفاے راشدین کے اکثر خلفا فاسق گذرے ہین اور بعضے جو نیکی مشہور تھے اونسے بھی سنتون مین قصور
ہوتا تھا چنانچہ بعض خلفا وقت رکوع وسجود کے بعض تکبیرات نہ کہتے تھے اور بعض نماز کو اول وقت نہ پڑھتے
جبکہ صلوات سے سنتون مین ایسی سستی ہوئی تو کیا تعجب ہے اس سنت بیعت مین بھی سستی آگئی ہو اگر بالفرض
کسی نے غیر خلفاے راشدین مین سے کسی سنت مین سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے سنت نہ ہوگی اور کیا
حضرت رسالت کا قول وفعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہے فَاسْتَغْفِرْ رَبَّکَ وَاَلْجِمْ نَفْسَکَ
قولہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے زعم مین بیعت بخلیفہ منحصر ہے ع مرا خواندی و خود بدام آمدی **اقول** افسوس کہ
شیخ نے تو اس اعتراض کو بخوبی رفع کر دیا ہے مگر قصوری صاحب کو بسبب قصور حافظہ کے کچھ یاد نہین رہتا شاہ صاحب
نے فرمایا ہے کہ بیعت لینے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے تو خلیفہ وقت دشمن ہوجاتا
پس احتیاطاً علما نے اسکو ترک کر دیا اب معترض صاحب کو چاہیے کہ آئندہ اس جواب کو یاد رکھین اور سمجھا مصرع

مرا خداوندی خود بدام آمدی کے یہ بیت پڑھا کرین سہ شد غلامی کہ آب جو آرد ✦ آب جو آمد و غلام ببرد ✦
قولہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو روم و شام وغیرہ ملکونسے آکر مسلمان ہوتے تھے کیا اونکو بھی
حاجت نہ تھی الخ پہلے تو صحابہ کرام کا ترک ناسخ حدیث بتلایا تھا اب شام و روم کے نومسلمونکا ترک بھی ناسخ ٹھہرایا
نومسلمونکے ترک کرنیسے سنت ترک ہوگی **قولہ** السلام علیک ترک کرنا چاہیے تھا الخ واہ کیا خوب جب آپ کے
اس سے لازم آتا ہے کہ مثلاً جس سے ادای نماز تہجد مین غفلت ہوجاوے تو وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بھی چھوڑ دے
افسوس کہ مثل مشہور بھی یاد نہ رہی مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ اسکے ترجمے مین یہ ہندی مثال کافی ہے
سارا جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ اگر یہی قاعدہ قصوری صاحب کا جاری ہوجاوے تو رفتہ رفتہ تکلیفات شرعیہ الٰہیہ
مین تخفیف کرکے سب مسلمان غیر مکلف ہوجاوین **قولہ** برکت صحبت علامت سنت کی دلیل ہے نہ ترک سنت
قصوری صاحب کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون سنتون مین سے نہین ہے جو روزمرہ کیجاوے بلکہ اگر عمر بھر مین ایک ہی دفعہ کیجاوے
تو بھی کفایت کرتی ہے صحابہ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ پر بیعت کرکے فیضیاب ہوچکے تھے پھر اونکو دوسرے سے بیعت کرنے کی کیا حاجت رہی سہ سامنے
سورج کے شمع کا جلانا ہے عبث ✦ **قولہ** بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الی آخرہ اسی
خوف (یعنی خوف تفرقہ و فتنہ و فساد) سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت الخ خدا کی قدرت قصوری صاحب
سے حق بات نکلی یہ کرامت صاحب قول الجمیل کی ہے کیونکر نہو کہ وہ اسم با مسمیٰ وَلِیُّ اللہ ہین بیشک خوف
فتنہ سے علمای امت نے بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہے اب ساری بحث معترض صاحب
کی لغو ٹھہری آیندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہین سہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✦ **قولہ** صوفیون
نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا الخ بقول بعض محدثین محققین کے ثابت ہے کہ خرقہ خیر القرون مین جاری ہوا اور
جس امر کا خیر القرون مین رواج ہو علمای محققین کے نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا علامہ جلال الدین سیوطی
نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقۃ مین اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین رواج خرقہ کو خیر القرون کے
ثابت کیا ہے اور خیر القرون تبع تابعین تک کا وہ زمانہ ہے کہ جسکے خیر ہونیکی آنحضرت مخبر صادق نے شہادت
دی ہے قصوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہین ورنہ ایسی جرات نکرتے پس خیر القرون کے لوگون کو

اہل بدعت ٹھہرانا اور اونکے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہے اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کرین
اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھین جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہے تاہم طائفہ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث
ام خالد اور معاذ سے استنباط کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو کوئی عنایت فرمائی
اور معاذ کو جب یمن کیطرف روانہ کیا تو عمامہ پہنایا **قولہ** چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے انتہی اوس وقت تمام
دار الاسلام تو خلیفہ وقت کا قلمرو تھا اور جو مخالفون کی ملک تھے وہ دار الحرب تھے پس ایک سنت کیواسطے دار الاسلام
کو چھوڑکر دار الکفر مین جانا اور ہزارون قباحت اور سیکڑون معصیت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند
نکریگا کیا عجب کہ اوس وقت خدانخواستہ قصوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا دیتے **قولہ** اگر ہجرت نہو سکتی
تو ہجرت کی استطاعت یا تک تقیہ کرتے اور چھپ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلفاء وقت
کا نہوتا انتہی بھلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپکر بیعت کرتے تھے تو قصوری صاحب ہرگز اسکو جھٹلا نہین سکتے
پردے کی بات کو سواے عالم الغیب کے کون جانتا ہے ہان کسیکو غیب کا علم ہو تو البتہ وہ اثبات یا انکار کا دعوی
کر سکتا ہے ایسا تو سواے حقتعالی کے کوئی نہین معلوم ہوتا پس اسکا علم خدا ہی کو ہے چونکہ اس معاملہ مین جان کا
خوف تھا حتی الوسع لوگ چھپاتے تھے جب اوس وقت کے حاکمونکو خبر نہوئی تو آج ہزار سال کے بعد انکو کسطرح حال
اونکا معلوم ہوجاوے کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہین اگر ہم فرض کرین کہ اون لوگون نے خوف حکام وقت سے
بیعت کو چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرعا کچھ الزام اور مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے ہوا
بلکہ تارک سنت غیر مؤکدہ کا بلا عذر بھی قابل الزام وملامت کے نہین ہو سکتا اور یہ جو تقیہ کا انشاء ہوا ہے
اونکو ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ در پردہ بھی نکرتے تھے ولیس فلیس **قولہ**
کیا یہ بھی دوا ہی ہے کہ ایک نہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کر دیں الخ واہ قصوری صاحب
کیا نہین جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی مین بہ نسبت اور دینون کے کسقدر سہولت رکھی ہے
اور آسانی کی ہے کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتادی ہے مثلا اگر پانی نملے یا پانی موجود ہو مگر اوسکا
استعمال نکرسکے تو تیمم جائز ہوا اور قرآن جسکو یاد نہو تو صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنا نماز مین
[illegible] بیٹھکر نماز پڑھے اور ضعیف المرض [illegible]

تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہو اور بھی شریعت مین ایسی بہت صورتین
بدل کی ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ طب روحانی مین بہ نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی رکھی گئی ہی
حق تعالی فرماتا ہی وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ یعنی اللہ نے دین مین تمپر تنگی نہین کی جب کہ
جسمانی مین اصلاح بدنی کیواسطے اطبا نے بدل تجویز کیے ہین تو علاج روحانی کے لیے حکیم حقیقی واسطے رفع حرج کے
بدل کیون نہ مقرر فرمائیگا ہان دوا کے تبدل و تغیر مین بیمار کو کچھ اختیار نہین یہ حکیم کا کام ہی **قوله** اور کسی
تواریخ سے بھی ثابت نہین کہ خلفا نے کسی مشائخ کو بیعت کرنے سے منع کیا ہو الخ جبتک رسم بیعت خلیفون کے
جاری تھی اونکے خوف سے دوسرے کی ہاتھہ پر بیعت نہین ہوتی تھی اور جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کر دیا
اور بیعت اونکی رسم نرہی تو لوگونکو اس کام سے کیون منع کرتے پھر بھی جسکے ہاتھہ پر بیعت جماعت کثیر کی
ہوتی تھی تو حکام اونسے بخوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہین ابھی
ہندوستان مین یہ واقعہ گذرا ہی اور تاریخ سے بھی یہ امر پیدا ہی کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف سلطان الاولیا
کے ہاتھہ پر جب لاکھون مسلمانون نے بیعت کی اور اونکے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو بادشاہ وقت کے
دل مین خدشہ گذرا اور ایک مدت تک شیخ کا دشمن رہا **قوله** شیخصاحب تو خود اور اونکے والد ماجد اس بلا مین
مبتلا تھے الخ یہان قصوری صاحب کا قصور اور اونکی عقل کا فتور کس درجے بڑھا ہوا ہی دیکھنا چاہیے کہ ایسے بزرگ
شیخ کامل اور حدیث و قرآن کے عامل کو گرفتار بلا کہدیا اور بیعت مسنونہ کو اپنے گمان فاسد اور طبع حاسد مین
بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام مین کھانا رکھکر بسم اللہ کہنے والیکو کفر کا فتوا دیا ہی چنانچہ
لکھا ہی کہ اگر کوئی کسیکے آگے کھانا رکھکر بطور اجازت کے کہے بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہی کہ کہتے ہین بسم اللہ کیجیے
یہ کہنے والا کافر ہو جائیگا پس کوئی یہان قصوری صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنیسے تو آدمی کافر
اور بدعتی ہو جاتا ہی اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا **قوله**
مین کہتا ہون شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا الخ حالانکہ عبارت شیخ کی یہ ہی
(بیعت مسنونہ جاری کی) اگر لفظ استحداث لکھتے تو یون عبارت ہو جاتی (بیعت مسنونہ استحداث کی بھلا امر
مسنون بھی کبھی بدعت ہوتا ہی ع مزن بے تامل بگفتار دم اور بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسے خراسکو مرکب بھی نہین

جسمیں تاویل کرکے قصور بضاعت مصنف کی اصلاح بجائے رکھی جاوے کہ کچھ سنت ہی اور کچھ بدعت متحدثہ پس ایک ہی چیز کو سنت و بدعت کہنا عاقلونکا کام نہین **قولہ** سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرنیوالیکے مصداق ہوے الخ واہ قصور بضاعت صاحب کے بھی نئے نئے اجتہاد ہوتے ہین اور عجیب عجیب نگ برنگی خیالی بیچ بوتے ہین پہلے تو فظلن بنا قوم کی معنی (قوم علمای مجتہدین نے ظن کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر اولیا اس انکار بیعت مین ہمارے ساتھ ہین) اور پھر یہان پہنچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھدیا (بیعت سنت منسوخہ باجماع) ایسے بے دلیل دعوون سے آدمی دروغگو کہلاتا ہی اگر دعوی صحیح ہی تو کسی عالم معتبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اما ہونکا اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہی ایسے اعتراضات لایعنی سے قصور بضاعت صاحب کا مبلغ علم معلوم ہوگیا کہ تعصب اور نافہمی مین کامل ہین اور بزرگان دین کو برا کہنے مین بیباک یہانتک بڑھکر لکھا ہی کہ شاہصاحب نے قول الجمیل کو کفر و شرک سے بھر دیا ہی استغفر اللہ بالکل یہ اتہام بیجا اور گمان ناروا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص ہی کہ جنسے سب سے پہلے اتباع سنت اور توحید کا بیج ہندوستان مین بویا ہی اور آجتک ایسا شخص جامع علم ظاہر و باطن کا سرزمین ہند مین پیدا نہین ہوا ہی کہ کسی نے مثل اونکے رد شرک و بدعت و احیای سنت مین کوشش کی ہو شاہصاحب کا علم و فضل و تبحر ذاتی و کمال اتباع سنت اونکی تصانیف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی خاصکر حجۃ اللہ البالغہ وعقد الجید و انصاف و تفہیمات کے مطالعے سے یقین ہوتا ہی کہ یہ شخص اپنا نظیر نہین رکھتا ہی بلکہ متقدمین مین بھی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا اس زمانے کے سب علما اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین انہین سے فضیلت پاتا اور اونہین پر اعتراض بیجا کرنا کفران نعمت کی علامت ہی ہم سب مسلمانونکو چاہیے کہ ایسی مقتدا وین سے الفت و محبت رکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ یعنی ای پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستون کی محبت نصیب کر **قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سوائے اللہ کے کسیکے دل مین توبہ القا نہین کر سکتا الخ حالانکہ مضمون اس آیت کا یہ ہی کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین بیشک یہ بات حق ہی کہ جسکی قسمت مین گمراہی لکھی گئی وہ کبھی ہدایت نہ پاویگا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ انبیا و اصفیا و اولیا سے خلقت کو کچھ ہدایت حاصل نہین ہوتی دیکھو پروردگار فرماتا ہی وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ یعنی ای نبی تو ہدایت کرتا ہو سیدھی راہ کی طرف

اور فرمایا کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی یہ کتاب ہمنے تجھپر نازل کی ہے
تاکہ تو نکالے لوگونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور فرمایا وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یعنی ہر گروہ کیواسطے ایک ہنما ہے
اور فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ یعنی ہماری مخلوقات مین سے ایسے لوگ ہین جو سیدھی راہ بتلاتے
ہین پس ان آیتون سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ہمین سیدھی راہ دکھلانیکو آئی ہین اور موافق ہدایت
قرآن کے ظلمات سے طرف نور کے کھینچکر لاتے ہین اور ہر امت کیطرف رہنمائی کیواسطے رسول آتے رہے ہین اور
ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہین جو گمراہونکو راہ حق تبلاوین ہدایت وضلالت تو تقدیر
الٰہی کے تابع ہے وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے اسمین کیسیکو انکار نہین فاعل حقیقی وہی ہے مگر انبیا
و کتب آسمانی و اولیا و صلحا و علما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہے اگر انکو ہدایت خلق مین کچھہ
دخل نہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابین نازل نفرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اب جو کوئی
فوائد تاثیر صحبت صلحا و علما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو اور بیکار ٹھہراتا ہے **قولہ**
اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندۂ کامل کو حکم نہین کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کہے الخ شان نزول اس آیت کا
مفسرین یون لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپنے تمام خلقت کو طرف توحید
اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہودیون نے لوگون مین یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی مانتے ہین مگر یہ شخص
مدعی نبوت چاہتا ہے کہ مجھپر ایمان لاؤ یعنی مجکو اپنا معبود سمجھو غرض اس تہمت سے آنحضرت کو بدنام کرنا چاہا
تاکہ کوئی شخص آپکی بات نہ مانے اور آپکا دین اختیار نکرے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرما کر اونکا فریب
کھولدیا اور ارشاد کیا کہ نبی شرک نہین تبلایا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہے کہ تم خدا پرست بنو افسوس کہ یہان
تصور یصاحب بھی احبار کی پیروی کرتے ہین اور اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تہمتین لگا کر خلقت کو اونسے نفرت
دلاتے ہین عباد کے معنی اسجگہ عبادت کرنیوالے کے ہین اس لفظ سے پیر و مرید کہنے کی ممانعت استنباط کرنا
سراسر تحریف ہے پیر و مرید مین تو شاگرد اور اوستاد کی نسبت ہوتی ہے جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام
سیکھے اوسکو استاد اور شیخ کہتے ہین اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا جسکو اصطلاح شرع مین احسان کہتے ہین بتلاوے
تو اوسکو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین احسان کا درجہ سب علمون سے بڑھکر ہے اور جو لوگ اس منزلت عالی سے

پونہچتے ہین وہی پیر و مرشد سمجھے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیونکے ڈھکوسلے ہین اسلام کے سوا اور کچھ نہیں ہین تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوۃ شریف مین بتادیتے ہین کہ درجۂ احسان کو اوسمین صاف صاف ذکر کیا ہے تصوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ تعلیم مرتبۂ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہین اور اون لوگون کے حق مین جو طریقہ مسنونہ کے معلم ہین آیت لَوۡ کُوۡنُوۡا عِبَادًا لِّیۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ پڑھتے ہین اس آیت کو بدل ڈالنے سے معلوم ہوا کہ تحریف جو عادت یہود و نصاریٰ کی ہے آپ مین بھی موجود ہے اور جو بعض لوگ اس سلسلہ کو کہتے ہین کہ بیعت صحابیون کے ہاتھ پر بیشک سنت ہے مگر پیری مریدی بدعت ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جب بیعت صحابیون کے ہاتھ پر سنت جانتے ہین تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اسواسطے کہ وہ عبارت ہے بیعت کرنے اور طریقہ احسان بتلانے سے اور یہ دونون باتین کتاب و سنت سے ثابت ہین بلکہ اسوقت مین پیری مریدی فقط بیعت لینے یا بیعت کرنیکا نام ہے جسکے ہاتھ پر بیعت کیجاوے اوسکو پیر اور بیعت کرنیوالیکو مرید کہتے ہین پس تعجب ہے کہ بیعت تو سنت ٹھہرے اور عمل اوسپر بدعت ہوجاوے اور عامل اوسکا بدعتی کہلاوے جب معترضین اس تقریر سے عاجز ہوجاتے ہین تو باتین بناتے ہین کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ نام اونکا یعنی بیعت لینیوالیکو پیر کہنا اور بیعت کرنیوالے کو مرید کہنا بدعت ہے حالانکہ یہ قول بھی اونکا غلط ہے کیونکہ اسما امور عادیہ سے ہین اور امور عادیہ مین بالاتفاق بدعت نہین ہوتی ورنہ غلام علی و احمد اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد و شاگرد وغیرہ کہنا بھی بدعت ہوجائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہین اب تصوری صاحب اس الزام و نحوہ سے بیشعور و زبان رکھین تو زیبا ہے ع ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا قولہ قرآن ہی کی تعلیم کرین اور اسی سے راہ دین کہاوین نہ بذریعہ کسی اور طریقہ محدثہ کے الخ یہ بات تو نہایت ٹھیک ہے مگر اوسکی غرض باطل ہے کَلِمَةُ الْحَقِّ وَأُرِيدَ بِهَا الْبَاطِلُ یہ طریقہ بیعت مسنونہ کہ جسمین تعلیم احسان ہوتی ہے اور جملہ معاصی سے توبہ کرائی جاتی ہے اور تعمیل احکام دینیہ پر عہد لیا جاتا ہے اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و تعامل صحابہ و تابعین سے ثابت ہے ہرگز طرق محدثہ مین داخل نہین ہوسکتا تفسیر و حدیث و فقہ و سلوک سب موافق قرآن کے ہے انکے ذریعہ سے تعلیم و ہدایت کرنا عین مقصود تعلیم قرآن ہے نہ دیگر بقول شخصی ع آنکھیں جدا جدا ہین مگر نور ایک ہے قولہ شاید صاحب نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا الخ واہ تصوری صاحب

فہم نے جو بیان قصور کیا تو مطلب شیخ کے کلام کا نہ سمجھے ورنہ یہ کیا عذر ہی کہ شیخ نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا بھلا کوئی ایسی مصلحت بھی ہی جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز ہو جائے اور خرابی کا نام مصلحت رکھا جائے پس یہین سے معلوم ہوا کہ قصوری صاحب کے نزدیک مسائل دینیہ مین جھوٹ بولنا درست ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب ہی آپکا رسالہ بہتان اور جھوٹ کا پوٹ ہی **قولہ** اس بیان سے ثابت ہوا کہ راقم اس بات مین منفرد نہین بلکہ اور مجتہدین بھی میرے ساتھ ہین الخ قصوری صاحب کا تو یہ تکیہ کلام ہی اور جھوٹ بولنے کا التزام ہی اجماع امت اور اتفاق ائمہ اربعہ کا ثبوت اس باب مین قیامت تک اونسے ممکن نہوگا اگر سچے ہون تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہی اپنے ساتھ ہونا بتلا دین اور اونکے قول کو لکھین ورنہ یہ دعوای بے دلیل قبول خرد نہین ہ شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہی کہ ایک قوم نے بیعت کو خلافت پر منحصر سمجھا ہی مگر ساتھ ہی اوسکی یہ بھی فرما دیا ہی وہذا ظن فاسد منہم یعنی یہ گمان اونکا غلط ہی پس شاہ صاحب تو اس قول کو رد کر چکے ہین قصوری صاحب کے پاس اور کوئی سند نہین یہی عبارت جسکا قائل بھی مصنف کے نزدیک مجہول ہی بار بار نقل کرتے ہین فضول تکرار سے اپنی کتاب کو بھرتے ہین اگر کوئی مجتہد یا امام یا عالم معتبر بیعت کو قبول خلافت پر منحصر سمجھتا تو بالضرور مفسرین اور محدثین کسی کتاب مین اوسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے صدہا کتابین موجود ہین کسی مین یہ مسئلہ پایا نہین جاتا پھر اس بناء الفاسد علی الفاسد پر قصوری صاحب کا یہ دعوی کہ (اسمین بڑا خلل اور اختلاف ہی اور باجماع امت بیعت منسوخ ہی اور ائمہ اربعہ دین میرے ساتھ ہین اور راقم اس باب مین منفرد نہین) کسقدر راستی اور حق سے دور ہی اگر لوگ اب بھی قصوری صاحب کے تعصب و ناانصافی کو نہ سمجھین تو اونکا قصور ہی **قولہ** بہت علمائے متصوفہ کے طرق کا انکار کیا ہی الخ ہان البتہ اونہین جو بعض جہلا کے طریقے بالکل خلاف شریعت اور بدعت ضلالت ہین علمائے محققین و مشائخ کاملین نے اونکا رد کر دیا ہی مگر کسی نے قصوری صاحب کیطرح بیعت توبہ و بیعت اسلام و بیعت اتباع سنت کا رد نہین کیا اس انکار حق صریح کا حصہ آپ ہی کو مبارک رہے باوجودیکہ ابن جوزی کو صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور اونہون نے اکثر طرق متصوفہ کا رد لکھا ہی لیکن درباره بیعت کے کہین اونکی زبان قلم سے حرف انکار نہین نکلا ایسی قصوری صاحب کس گنتی اور شمار مین ہین جو اسمین قلم اوٹھا وین اور امر حق کو

مشاہدین سے باطل ست آنچہ مدعی گوید والحق یعلو ولا یعلی **قولہ** اثم کہتا ہو کہ نووی کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر مین تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی انتہی نووی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا درست فرمایا مگر قصوری صاحب کا استنباط اوس سے محض غلط اور بہتان ہو اسواسطے کہ اونھون نے یہ نہین فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہو گئی تھی یہ قصوری صاحب کا الحاق ہو چنانچہ واسطے تسکین ناظرین کے ہم بیان اون روایتون کو نقل کرتے ہین بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی عبادہ بن صامت فرماتے ہین کہ ہمنے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ کبھی ہم شرک اور زنا اور چوری اور خون ناحق نکرینگے امام نووی بعد نقل اس روایت کو فرماتے ہین کہ یہ معاملہ قبل از ہجرت ہوا تھا مگر یہ نہین کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہین لی اور وہ ایسی بات کیون کہتے اسواسطے کہ صحیحین کی روایت سے خلاف اسکا ثابت ہوتا ہو مگر قصوری صاحب کی سمجھ کے قربان جائیے کہ انھون نے اپنی کج فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگا دی بخاری ومسلم مین وارد ہو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابۃ من اصحابہ تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف وفی روایۃ البخاری والنسائی وقرأ آیۃ النساء فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب بہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک فسترہ اللہ علیہ فامرہ الی اللہ ان شاء عاقبہ وان شاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذلک یعنی آنحضرت کی مجلس مین صحابہ کبار حاضر تھے آپنے ارشاد کیا کہ آؤ مجھسے اس بات پر بیعت کرو کہ ہم شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور اپنی اولاد کو نہ مارینگے اور کسی پر بہتان نکرینگے اور خلاف حکم نبی کے نہ چلینگے اور صحیح بخاری ونسائی کی روایت مین ہو کہ آپنے یہ آیت بھی پڑھی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ اور فرمایا جو شخص اس وعدے کو پورا کریگا اللہ اوسکو اجر دیگا اور جو ان گناہون کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس سزا اوسکی

کفارہ ہی اور جس گنہگار کی اللہ تعالی پردہ پوشی کرے اوسکا معاملہ خدا کی سپرد ہی خواہ عذاب کرے خواہ بخشے
راوی کہتا ہی پھر ہمنے اسبات پر آنحضرت سے بیعت کی انتہی ایس لفظ عوقب ہی اور آیہ اذا جاءک کے
پڑھنے سے صاف واضح ہو گیا کہ آنحضرت نے یہ بیعت بعد ہجرت کی کی تھی کیونکہ لفظ عقاب سے حدود شرعی
مراد ہین اور حکم حدود کا بعد ہجرت کے نازل ہوا تھا اور اسیطرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی
تھی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے دعوے کے موافق شہادت دے رہی ہی قصوری صاحب نے الفاظ صریحہ کو
چھوڑ کر اولٹا دعوی کر کے ناحق اوسکو امام نووی کیطرف منسوب کر دیا ع دیانت ہو تو ایسی ہو امانت
ہو تو ایسی ہو + **قولہ** اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہی قول مسلم کی جو اوسنے کہا ہی کہ یہ بیعت اول اسلام
مین تھی الخ قصوریصاحب تو بے سمجھے بوجھے آنکھین بند کر کے لکھے چلے جاتے ہین صحیح مسلم مین تو اسکا اشارہ
بھی نہین ہان نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا لکھا ہی کہ یہ بیعت لَیْلَةُ الْعَقَبَة مین ہوئی تھی اسپر حاشیہ
اپنی طرف سے چڑھایا (کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوئی) اور پھر اس حاشیہ کو امام نووی کیطرف منسوب
کر دیا کیا قصوری صاحب مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہین یا افترای محض کی عادت ہو گئی ہی اگر نووی
مسلم ایک ہین تو آپ کیون غیر ہو گئے ع بے بصیرت را نباشد فرق در سود و زیان + کور یک داند
بھائی موسوی دا مار را + **قولہ** پھر آپنے بیعت مردون سے بھی ترک کر دی الخ حال آنکہ حدیث متفق علیہ
صحیحین کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہین اس دعوای قصوریصاحب کے ابطال کیواسطے کافی ہی حاجت دوسرے
کی نہین **قولہ** بیعت توبہ و استغفار کی اول ہین تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی
سپر دال ہی یہ آیت شریف یَا اَیُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وجہ استدلال کی یہ ہی کہ اسکی پہلے
آنحضرت نے عورتون کی بیعت کبھی نہین کی الخ اس قول مین دو احتمال ہین یا مراد اس سے قصوریصاحب کی
یہ ہی کہ آنحضرت قبل از ہجرت عورتون سے بیعت نہین کرتے تھے صرف مردون سے بیعت اسلام و جہاد
و توبہ کرتے تھے حال آنکہ یہ محض غلط ہی کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جہاد نہین تھی بلکہ حکم جہاد کا بعد ہجرت
کے نازل ہوا ہی یا یہ مراد ہی کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ و جہاد مردون سے کرتے تھے
اور عورتون سے نہین یہ صورت بھی غلط ہی کیونکہ قصوریصاحب کا قول ہی کہ بیعت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی

حال آنکہ یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کی چھٹے سال ہجرت مین ہوئی کما فی کتب السیر
پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد از ہجرت۔ یہ سب قصوری صاحب کے کلام کا تناقض اور
کج فہمی کا بیان ہے ورنہ درحقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت جیسا کہ
ہم اسکو مفصل اوپر لکھ چکے ہین اگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھین تو ؎ برین عقل و دانش بباید
گریست ✤ **قوله** اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑھکر کسی مرد سے بھی آنحضرتؐ نے
بیعت کی ہو الخ بیان سے قصوری صاحب کی بیعلمی ظاہر ہو گئی حال آنکہ ہجرت کے بعد ایسے واقعات
بروایات صحیحہ ثابت ہین بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا
تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَأَ اٰيَةَ النِّسَاءِ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ یعنی عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر
تھے تو آنحضرتؐ نے فرمایا مجھسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور آپ نے آیۃ النساء
اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جو عورتون کی حق مین نازل ہوئی ہے پڑھی پس ہمنے ان امور پر آپ سے بیعت کی
اس حدیث مین دو قرینے شاہد ہین اور تفصیل اسکی ہم اوپر ذکر کر چکے ہین آدمی ان مسائل کو ادنی
توجہ سے نکال سکتا ہے اگر اوسکو علم حدیث کا اسقدر نہو کہ وہ کتب حدیث سے امور دینی نکال سکے تو علما
دریافت کرلے کہ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی پوچھ لینا بیعلمی کا علاج ہے اور جو بیعلم ہو اور علما
نہ پوچھے تو مثل قصوری صاحب کے جہل مرکب کے مرض مین گرفتار ہو جائیگا اور بے سمجھے اعتراض کرکے
پشیمانی اوٹھائیگا ؎ ندارد نکتہ گیری حاصلے غیر از پشیانی ✤ **قوله** ورنہ اس آیت کے نزول کی
کیا حاجت تھی آگے تو بیعت مروج تھی الخ نہین معلوم قصوری صاحب کو کیا ہو گیا کہ اب آیات
قرآنی کے شان نزول مین بھی اپنی رائے سے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بیخبر ہوگئے
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو شخص قرآن کے
معنی اپنی رائے سے بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالیوے بخاری مین یہ حدیث وارد
ہے جس سے سبب نزول آیت کا صاف معلوم ہوتا ہے کَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو

النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یاتیک منا احد وان کان علی دینک الا
رددتہ الینا فکاتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فرد یومئذ ابا جندل
ولم یأتہ احد من الرجال الا ردہ وان کان مسلما وجاءت المؤمنات مہاجرات
وکانت ام کلثوم ممن خرج الی رسول اللہ فجاء اہلہا یسئلون النبی ان
یرجعہا الیہم فلم یرجعہا الیہم لما انزل اللہ فیہن اذا جاءک المؤمنات مہاجرات
فامتحنوہن وکان رسول اللہ یمتحنہن بہذہ الآیات یا ایہا الذین امنوا
اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات الی غفور رحیم یعنی جو شرائط سہیل بن عمرو نے آنحضرت
سے منظور کرائے تھے اونمین سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو ہمارا آدمی تمہارے پاس آوے اگرچہ
وہ مسلمان ہوگیا ہو ہمارے حوالے کردینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کرکے عہدنامہ لکھدیا اور اوسی
دن ابو جندل رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت کے ساتھ ہجرت کرنیکو تیار تھے آپ نے لوٹادیا اور جو شخص
اگرچہ وہ مسلمان ہوکر آتا اوسکو بھی لوٹادیتے اور مسلمان عورتین گھربار چھوڑکر آپکی جناب مین
حاضر ہوئین بی بی ام کلثوم انھین مین سے تھین اونکے رشتہ دارون نے آکر درخواست کی کہ
ام کلثوم ہمارے حوالے کیجاوے سو آپنے اونکو نہین پھیرا کہ پروردگار نے یہ چند آیتین سورہ ممتحنہ
نازل فرمائین یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو جسوقت عورتین ایمان والی
ہجرت کرکے تمہارے پاس آوین تم اونکا امتحان کرو اور آپ ان آیتون سے اونکا امتحان کرتے تھے
ایام حدیبیہ مین جو عہد و پیمان ہوا تھا اوسمین یہ شرطین درج تھین اور اس شرط مین کہ جو ہمارا
آدمی تمہارے پاس جاوے اوسکو واپس کردینا عورتین بھی داخل تھین پروردگار کو اونکا
پھیرنا منظور نہوا تو یہ آیتین نازل کرکے کفار کے عہد کو توڑدیا۔ دیکھو اس حدیث مین ان آیتون کے
نازل ہونیکا سبب کس تصریح سے مذکور ہے مصنف صاحب نے اس ظاہر روایت سے عدول
کرکے اپنی رائے سے ایسی توجیہین تراشین اور باتین بنائین کہ جس سے علما کے نزدیک اونکی
وقعت علمی کچھ باقی نرہی سو پہلے ہی [illegible] کی تھی قدر و منزلت ہے [illegible]

قولہ مومنات کی لفظ سے مومن مرد نکل گئے الخ ہم پہلے ہی اسکو بروایت صحیحین ثابت کر
ہین کہ آنحضرت نے مردون سے بیعت لی اور آیۃ النسا کہ جسکو قصوری صاحب نے عورتون کے ساتھ خاص
کیا ہی پڑھی اور بھی نسائی مین ہی اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَایِعُونِّیْ
عَلٰی مَا بَایَعَ عَلَیْہِ النِّسَآءُ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت نے
صحابہ سے فرمایا کیا تم مجھسے بیعت نہین کرتے ہو اوس عہد پر جسپر عورتون نے بیعت کی ہی عرض کی
ہمنے ہان یارسول اللہ پس ہمنے اوس عہد پر بیعت کی۔ ہرچند کہ آیت مذکورہ مین خاصکر عورتون
ذکر اور انھین سے خطاب ہی لیکن آنحضرت نے مردون کے حق مین یہ آیت پڑھکر سبکو اس حکم مین شامل
کر دیا حالانکہ آنحضرت مومنین اور مومنات مین فرق کر سکتے تھے یہان قصوری صاحب نے یہ
سمجھے کہ توضیح نبوی کے بھی مخالف ہو گئے سے مرا باور نمی آید زروی اعتقاد ÷ اینچنین بدکر
دین پیمبر داشتن ÷ **قولہ** اور شرط اِذَا جَآءَکَ سے یہ نکلا کہ جب آنحضرت کے پاس آوے اپنی
خواہش سے تو اوس سے بیعت توبہ کی لین نہ بلا بلا کر تحریص کرکے بیعت کرین الخ لفظ بَایِعُوْنِیْ
صیغہ امر یعنی مجھسے بیعت کرو صحیح روایت مین وارد ہی پھر باینہمہ تحریص نبوی کے قصوری صاحب
یہ کہنا کہ نہ بلا بلا کر تحریص کرکے بیعت لین کسقدر جہالت ہی اور نیز صحیحین مین بروایت ابن عباس
وارد ہی کہ آنحضرت عورتون کے پاس تشریف لیگئے اور آیۃ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ
عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ اخیر تک پڑھکر سنائی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کروگی ایک
نے عرض کیا ہان یارسول اللہ پس اس سے بڑھکر کیا ترغیب ہوگی کہ آنحضرت خود تشریف لیگئے
بیعت کی درخواست کی اور نسائی کی روایت مین تو تصریح ہی کہ آنحضرت نے مردون کو ارشاد
کہ تم مجھسے اسطرح بیعت نہین کرتے ہو جیسی عورتون نے کی ہی اور بخاری مین سلمہ بن الاکوع
روایت ہی قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ شَجَرَۃٍ فَلَمَّا
خَفَّ النَّاسُ قَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اَلَا تُبَایِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ قَالَ وَاَیْضًا فَبَایَعْتُہُ

پس جب مجلس خلافت مین آدمی کم ہو گئے تو فرمایا اے بیٹے اکوع کے کیا تو ہم سے بیعت نہین کرتا سلمہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ مین بیعت کر چکا ہون فرمایا اور دوبارہ بھی سلمہ کہتے ہین پس مین نے دوبارہ بیعت کی مقام غور ہے کہ جب آنحضرت کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تو آپ نے اوسکو بھی بیعت کی رغبت دلائی پس قصوریصاحب اگر منصف ہین تو اپنی کج بحثی سے باز آئینگے اور اس جواب سے دل مین شرمائینگے ورنہ سمجھ لین کہ جہل مرکب کا مرض علاج پذیر نہین ہے رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم ؛ کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا ؛ **قولہ** اور کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے الخ سبحان اللہ کیا اعتراض ہے کہ بار بار اسی کی رٹ چلی جاتی ہے مکرر سہ کرر آموختہ پڑھنے سے شرم بھی نہین آتی ہے تو ہم بھی قصوریصاحب کی یاددہی کیواسطے پھر دوبارہ لکھے دیتے ہین کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت کرتے وقت یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپ سے بیعت کرتے ہین دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام احمد بن حنبل مین قصہ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا موجود ہے اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ بروز فتح مکہ کوہ صفا پر آنحضرت مردون سے بیعت لیتے تھے کما اخرجہ ابن ابی حاتم عن مقاتل قال نزلت ہذہ الآیۃ یوم الفتح فبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجال علی الصفا و عمر یبایع النساء تحتہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج نحوہ ابن جریر وابن مردویہ عن ابن عباس اور ابوداؤد اور بیہقی اور طبرانی اور ابو یعلی وغیرہم راوی ہین ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت پناہ مدینہ مین تشریف فرما ہوے انصار کی عورتون کو ایک مکان مین جمع ہونیکا حکم دیا اور حضرت عمر کو اپنی جگہ بیعت لینے کیواسطے بھیجا چنانچہ درمنثور مین حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھے ہین واخرج ابن سعد و عبد بن حمید و ابوداؤد و ابو یعلی والطبرانی وابن مردویہ والبیہقی عن ام عطیۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الیہن عمر بن الخطاب فقام علی الباب

وسلّم فقال انا رسول رسول الله اليكن تبايعن على ان لا تشركن بالله شيئا ولا تسرقن ولا تزنين قلنا نعم فمدّ يده من خارج البيت ومددنا ايدينا من داخل البيت

یعنی ام عطیہ نے فرمایا کہ جسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے آپنے انصار کی عورتونکو حکم دیا کہ ایک جگہ جمع ہوجاوین اور عمر فاروق کو عورتون کی طرف بھیجا سو حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے ہوے اور سلام کیا اور کہا کہ مین حسب الحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمھارے پاس آیا ہون کیا تم بیعت کرتی ہو اس بات پر جو کبھی شرک اور چوری اور زنا نکروگی ہمنے کہا ہان پس عمر فاروقؓ نے باہر سے دروازے کے اندر ہاتھ بڑھایا اور ہمنے بھی گھر کے اندر سے اونکی طرف ہاتھ پھیلائے اب قصوری صاحب خود انصاف کرین کہ اگر کاف خطاب سے خصوصیت آنحضرت کی مراد ہوتی تو آپ عمر فاروق کو ہرگز نائب کرکے نہ بھیجتے اور صحابہ کبار خلفاے راشدین سے بیعت کرنیکو جائز نہ سمجھتے پس ان روایات سے ثابت ہوگیا کہ بیعت توبہ اور بیعت خلافت کوئی بھی خاصہ آنحضرت کا نہین ہان البتہ قصوری صاحب کا یہ خاصہ ہی کہ آپ تنہا جمہور علماے محققین سے علیحدہ ہوکر بیعت توبہ کے منکر ہو بیٹھے عقل و دانش کھو بیٹھے۔

قصور اسمین قصوری کی سمجھ کا خاصہ نکلا		کہ منکر ہوگیا وہ بیعت مسنون توبہ کا

تمّت

خاتمة الطبع الحمد لله على نواله والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وآله اما بعد یہ کتاب ہدایت نفعا القول الجميل مع ترجمہ موسومہ بہ شفاء العلیل باضافہ فوائد وضمیمہ رسالہ ہداية السبيل مطبع نظامی واقع کانپور مین ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۰ ہجریہ کو باہتمام بندہ امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن سے مطبوع وہدایت تمامی اہل اسلام اور خادم بخش خاص وعام ہوئی

وجہ مہر و دستخط	
واسطے سند اسبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کانپور کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے خاتمہ پر ثبت کیے گئے	

محمد روشن خان حنفی ۱۲۰۰
محمد عبد الرحمن خان